تفہیم السنۃ ④

کتابُ الصّلاۃ

نماز کے مسائل

مؤلف
محمد اقبال کیلانی
جامعہ ملک سعود، الریاض

نظرثانی
مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری

حدیث پبلیکیشنز
۲۔ شیش محل روڈ
لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

ذ د لیے

ن پ

- د ی
- مجلس التحقیق الاسلامی ل ن ذب پ Upload

ی

- پ ل پ ش ن د د د ب ن .

ذب ی

تنبیه

- د لیے ی
- ل د . لیے ن ی

ب . ن د د

- ن . ن ن د ن . لیے ب د لیے ی

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

تفہیم السنۃ ۴

کتاب الصلاۃ

نماز کے مسائل

محمد اقبال کیلانی
جامعہ ملک سعود ۰ الریاض

حدیث پبلیکیشنز ۲۔ شیش محل روڈ لاہور

نام کتاب | نماز کے مسائل
نام | مولف محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام | ہارون الرشید کیلانی
ناشر | حدیث پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور
طبع | اکتوبر ء
تعداد اشاعت | 3000
قیمت | 60 روپے

رابطہ کے لئے
1- ہارون الرشید کیلانی
۲۔ شیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی
ص ب : ۸۰۰، الریاض ۱۱۴۲۱، سعودی عرب
فون گھر : ۴۰۶۵۴۳۲، دفتر : ۴۶۷۴۳۴

فهـــرس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ أَمَّا بَعْدُ !

نماز اسلام کا بہت اہم رکن اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ رُسولِ اکرم ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اذان دینے کا حکم فرماتے اَقِمِ الصَّلاۃَ یَا بِلَالُ! اَرِحْنَا بِھَا ”اے بلال ! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔“ (ابوداؤد) نماز کو رُسول اکرم ﷺ نے جنّت میں جانے کی ضمانت قرار دیا۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ رُسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے اور نبی اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور دوسری چیزیں لایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ نے (خوش ہوکر) فرمایا ”ربیعہ ! مانگو“(کیا مانگتے ہو) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ ! جنّت میں آپ کی رفاقت چاہتاہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو پھر کثرتِ سجُود سے میری مدد کرو۔“ (صحیح مسلم) یعنی تمہارے نامہ اعمال میں کثرتِ نماز، میرے لئے سفارش کرنا آسان بنادے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کامیاب لوگوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ ”وہ لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔“ (المؤمنون : ۹) نیز یہ کہ انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد، اقامت نماز اور ادائے زکاۃ سے غافل نہیں کرتی۔“ (سورۃ نور : ۳۷) اللہ تعالیٰ نے نماز کو اقامت دین کی تمام تر جدّوجُہد کا حاصل قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکاۃ اداکریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔“ (سورہ مؤمنون آیت نمبر۴۱) تکلیف، دُکھ اور رنج کے وقت مومن کا یہی سب سے بڑا سہارا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”اے لوگو، جوایمان لائے ہو ! اللہ سے صبراور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔“ (سُورہ بقرہ آیت نمبر۵۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے اہل و عیال کو بیتُ الحرام کے پاس بے آب و گیاہ جگہ پر لے آئے، تو بارگاہ ربُّ العزّت میں یہ دُعا کی کہ ”میرے رب مجھے

اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔" (سُورہ ابراہیم آیت نمبر۴۰) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جن اوصاف کا ذکر قرآن مجید نے فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیتے تھے۔" (سُورہ مریم 'آیت نمبر۵۵) رُسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کا حکم دیا گیا کہ "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔" (سُورہ طٰہٰ 'آیت نمبر۱۳۲) قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں کی اللہ کریم نے جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ "وہ نماز قائم کرنے والے لوگ ہیں۔" (سُورہ بقرہ 'آیت نمبر۳) نماز میں غفلت کاہلی اور سستی سے کام لینے کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کی نشانی بتایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "جب منافق نماز کے لئے اٹھتے ہیں 'تو کاہلی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اٹھتے ہیں" (سُورہ نساء 'آیت نمبر۱۴۲) سُورہ ماعون میں اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کے لئے ہلاکت اور تباہی بتائی ہے 'جو نماز کے معاملے میں غفلت اور بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اقوام کی تباہی اور ہلاکت کا اصل سبب ترک نماز ہی بتایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اللہ کے فرمانبردار بندوں کے بعد ایسے نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور (دنیا کے) مزے اڑانے میں لگ گئے ایسے لوگ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔" (سُورہ مریم 'آیت نمبر ۵۹) قیامت کے روز جہنمیوں کا ایک گروہ جہنم میں جانے کا ایک سبب یہ بیان کرے گا۔

"لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ"

"یعنی ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔" (سُورہ مدثر 'آیت نمبر۴۳)

حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف 'گرمی ہو یا سردی 'تندرستی ہو یا بیماری حتّٰی کہ جہاد و قتال کے موقع پر عین میدان جنگ میں بھی یہ فرض ساقط نہیں ہوتا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد 'نماز اشراق 'نماز چاشت 'تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ استغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ خسوف یا کسوف ہوتا 'تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ یا آندھی آتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ طوفان بادوباراں ہوتا 'تو مسجد تشریف لے جاتے۔ فاقے کی نوبت آتی تو مسجد تشریف لے جاتے 'کوئی پریشانی اور تکلیف ہوتی 'تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاتے 'پھر گھر پلٹتے۔

حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں حالتِ علالت میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کی سب سے زیادہ فکر تھی 'وہ نماز تھی۔ وفات مبارک سے چند یوم قبل تیز بخار کی وجہ سے آپ پر غنودگی کی حالت طاری تھی عشاء کے وقت آنکھ کھلی تو سب سے پہلے یہ سوال کیا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی

ہے؟" عرض کیا گیا "نہیں ! آپ ہی کا انتظار ہے۔" سرور عالم ﷺ نے پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے جب آنکھ کھلی تو زبان مبارک سے پھر وہی الفاظ نکلے "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟" عرض کیا گیا "نہیں ! آپ ہی کا انتظار ہے۔" تیسری مرتبہ اٹھنے کی کوشش میں پھر غشی طاری ہو گئی۔ افاقہ ہونے پر ارشاد فرمایا "ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔"

وفات مبارک سے چند لمحے پہلے آپ نے اُمت کو جو آخری وصیت فرمائی ' وہ یہ تھی۔

اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

"یعنی مسلمانوں نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔"

نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے نماز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

نماز بذاتِ خود جتنی اہم ہے طریقہ نماز بھی اسی قدر اہم ہے۔ نماز کے بارے میں حکم صرف یہی نہیں کہ "اسے ادا کرو۔" بلکہ حکم یہ بھی ہے کہ "اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔" (صحیح بخاری) ایک حدیث میں ارشادِ مبارک ہے کہ قیامت کے روز (حقوق اللہ میں سے) سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا جس کی نماز درست طریقہ سے پڑھی گئی ہو گی وہ کامیاب و کامران ہو گا اور جس کی نماز بگاڑی گئی ہو گی وہ ناکام و نامراد ہو گا (بحوالہ ترمذی) غور فرمائیے ! قیامت کے روز نماز کے بارے میں جس چیز کا حساب ہو گا وہ یہ نہیں کہ نماز پڑھی یا نہیں پڑھی بلکہ حساب اس بات کا ہو گا کہ نماز سنّت کے مطابق پڑھی گئی یا نہیں ؟ اس حدیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ادائیگی نماز کے ساتھ ادائیگی نماز کا طریقہ کس قدر اہم اور ضروری ہے اس کی اہمیّت کے پیش نظر طریقہ نماز سے متعلق احادیثِ صحیحہ سے جو اہم مسائل ثابت ہوتے ہیں وہ ہم نے اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں۔ مسائل جمع کرتے اور ترتیب دیتے وقت ہم نے کسی خاص فقہی مسلک کو سامنے نہیں رکھا نہ ہی کسی فقہی مسلک کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لئے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہ مسلک ہے جس میں ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا ' جو رُکوع اور سجُود پورا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوا ' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر کہا "تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر اسی طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے مر گئے ' تو طریقۂ اسلام کے خلاف مرو گے۔" ایک دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز عید سے پہلے نفل پڑھتے دیکھا تو اسے منع کیا۔ وہ شخص کہنے لگا "اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں کرے گا۔" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھے سنّتِ رسُول کی مخالفت کرنے پر ضرور عذاب دے گا۔" ایک اور صحابی حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ کے دوران حاکم وقت کو منبر پر ہاتھ بلند کرتے دیکھا

تو کہا "اللہ خراب کرے ان ہاتھوں کو، میں نے رسُول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے۔" اور اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم) اتباعِ سنّت کے معاملہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہی سوچ اور فکر ہمارا مسلک ہے۔ سنّتِ رُسول ﷺ سے محبّت کا یہی جذبہ ہمارا مذہب ہے اور اسی جذبہ کے پیشِ نظر ہم نے یہ احادیث جمع کی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مذکورہ بالا طرزِ عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل کو ہم فروعی یا اختلافی اور غیر اہم سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان کی کتنی اہمیت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک سے آگاہ ہے مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس شخص نے میری سنّت اختیار کرنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں۔ وہ کسی بھی سنت کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

صحت احادیث کے بارے میں یہ وضاحت بے جا نہیں ہوگی کہ "کتابُ الصلاۃ" کا شروع میں جو مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کا کم از کم ایک چوتھائی حصّہ محض اس لئے الگ کرنا پڑا کہ وہ احادیث صحیح اور حسن درجہ کی نہ تھیں۔ رُسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جس نے (دانستہ) میری طرف ایسی بات منسوب کی، جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔" (جامع ترمذی) ہم اپنے اندر یہ ہمت اور حوصلہ نہیں پاتے کہ وہ احادیث، جو کسی پہلو سے ضعیف ثابت ہو جائیں انہیں محض کسی مسلک کی حمایت یا مخالفت کی خاطر لکھنے کا بوجھ اپنے سر اٹھائیں۔ ساری کاوش اور محنت کے باوجود ہم اپنے قارئین سے بہ صمیم قلب درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث صحیح یا حسن درجے کی نہ ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم ان شاء اللہ بصد شکریہ اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دیں گے۔

مجھے اپنی علمی اور عملی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس اور اعتراف ہے مجھ جیسا گناہ گار اور سیہ کار اس لائق کہاں کہ حدیثِ رُسول ﷺ کی کوئی خدمت کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں حدیث کے ایک ادنیٰ طالب علم کی صف میں بھی شامل ہونے کا اہل نہیں۔ یہ بارِ گراں اٹھانے کی ہمت اور حوصلہ پانے کا محرک صرف ایک ہی جذبہ ہے سنّتِ رُسول ﷺ سے محبّت کا جذبہ 'اتباعِ سُنّت کی فکر۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

کتاب میں حسن و خوبی کے تمام پہلو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہیں غلطیاں اور خامیاں میری کوتاہی اور خطا کا نتیجہ......... اللہ کریم اس کے بہترین پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ یہ کتاب کسی علمی ذخیرے میں اضافہ کا باعث نہیں

بنے گی البتہ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں پڑھے لکھے افراد جو سنّت رسول سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے ہیں آپ کے اسوۂ حسنہ سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں لیکن نہ تو وہ ضخیم عربی کتب کی طرف رجوع کرسکتے ہیں' نہ ہی طویل اور ثقیل اردو تراجم کی کُتُب سے استفادہ کرنے کا وقت پاتے ہیں' ان کے لئے یہ کتاب ان شاء اللہ ضرور مفید ثابت ہوگی۔

آخر میں واجبُ الاحترام علماء کرام کا شکریہ ادا کرنا از بس ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود بخوشی اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی ۔ علماء کرام کے علاوہ بعض دوسرے دوستوں نے بھی کتاب کی تیاری میں میری مدد اور راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے ۔(آمین)

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ ۔

اے ہمارے پروردگار ! ہماری محنت قبول فرما بے شک تو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعة ملك سعود ، الرياض ،المملكة العربية السعودية

۲۷ رجب ، ١٤٠٦ هـ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

﴿ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے

(اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے)

اَلنِّيَّــــةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ ۱ اعمال کے اجر وثواب کا دارومدار نیّت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى اِمْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا، جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ہی ملے گی یا جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲ فتنہ دجّال سے بھی بڑا فتنہ دکھاوے کی نماز ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ : **اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟** فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّىْ فَيَزِيْدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "کیا میں تمہیں دجّال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟" ہم نے عرض کیا "ضرور یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "شرکِ خفی دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہے

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱   ۲۔ صحیح سنن ابن ماجۃ الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۳۸۹

اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ **دکھاوے کی نماز شرک ہے۔**

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : **مَنْ صَلَّى يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ (١) (حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

١ - الترغيب والترهيب للشيخ محى الدين الديب الجزء الاول رقم الحديث ٤٣

فَرْضِيَّةُ الصَّلَاةِ

نماز کی فرضیت

مسئلہ ۴ نماز اسلام کا دوسرا اہم رُکن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ۔۱۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکاۃ ادا کرنا ۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ ہجرت سے قبل دو' دو رکعت اور ہجرت کے بعد چار' چار رکعت نماز فرض ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَ زِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (معراج کی رات) اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو حضر و سفر دونوں کے لئے دو' دو رکعت نماز فرض کی (بعد میں) سفر کی نماز (دو رکعت) برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کردیا گیا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الایمان باب قول النبی بنی الاسلام علی خمس

۲۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۸

فَضْلُ الصَّلاَةِ

نماز کی فضیلت

مسئلہ ٦ روزانہ باقاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ ؟ قَالُوْا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ : فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے ، تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”نہیں ! کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہ مٹا دیتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧ نماز گناہوں کی آگ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِيْ آدَمَ ! قُوْمُوْا إِلَى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ أَوْقَدْتُمُوْهَا فَاطْفِئُوْهَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ (٢) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کا (مقرر کردہ) فرشتہ پکارتا ہے ”لوگو ! اٹھو ، اس آگ کو بجھانے کے لئے جسے تم نے (اپنے گناہوں سے) جلایا ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٣٣٠
٢- صحیح الترغیب والترہیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٣٥٥

مسئلہ ۸ **پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والا قیامت کے دن صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔**

عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَرَأَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَ صُمْتُ رَمَضَانَ وَ قُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ : **مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ** رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ (۱) (صحیح)

حضرت عمرو بن مرّہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ ! بتایئے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں ادا کروں ' زکاۃ دوں ' رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان میں قیام بھی کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟" آپ نے ارشاد فرمایا "صدّیقین اور شہداء میں۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹ **رات کی تاریکی میں مسجد میں آنے والے نمازیوں کے لئے قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہے۔**

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : **بَشِّرُوا الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔" اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰ **مسجد میں آنے والے نمازی اللہ کے ملاقاتی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ عزّت فرماتا ہے۔**

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : **مَنْ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَ حَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ يُّكْرِمَ الزَّائِرَ**

۱– صحیح الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۵۸
۲– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۲۵

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (١) (حسن)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا ملاقاتی ہے اور میزبان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملاقاتی کی عزت کرے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١- صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٣٢٠

أَهَمِّيَّةُ الصَّلاَةِ

نماز کی اہمیّت

مسئلہ ۱۱ بے نماز کا انجام قارون ' فرعون ' ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا فَقَالَ : **مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّ لاَ بُرْهَانًا وَّ لاَّ نَجَاةَ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ فِرْعَوْنَ وَ أُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ** رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور ' برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات ' نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون ' فرعون ' ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاَةِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(مسلمان) آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان (حدِّ فاصل) ترکِ نماز ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح ابن حبان للارناؤط الجزء الرابع رقم الحدیث ۱۴۶۷ ۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۰۴

مسئلہ ۱۳ دس برس کی عمر میں اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو، نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ صرف نماز عصر کا فوت ہو جانا ایسا ہے جیسے کسی کا مال اور اہل و عیال لٹ جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہل و عیال اور مال و اسباب ہلاک ہو گیا ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ نماز سے غفلت کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ : أَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۵

۲- مختصر صحیح [illegible] للزبیدی رقم الحدیث ۳۴۰   ۳- کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح

سے کچلا جارہا تھا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶ نماز فجر اور عشاء کے لئے مسجد میں نہ آنا نفاق کی علامت ہے۔

مسئلہ ۱۷ باجماعت نماز نہ پڑھنے والے لوگوں کے گھروں کو رسول اکرم ﷺ نے جلانے کا ارادہ فرمایا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَ لَوْحَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً یَؤُمُّ النَّاسَ ، ثُمَّ أَخُذَ شُعَلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ یَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہوتی اگر انہیں پتہ چل جائے کہ دونوں نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نماز میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور خود آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں (کے گھروں) کو جلادوں جو اس (اذان اور اقامت کے) بعد نماز کے لئے نہیں نکلتے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸ خلافِ سُنّت ادا کی گئی نماز قیامت کے روز ناکامی و نامرادی کا باعث بنے گی۔

مسئلہ ۱۸-۱ قیامت کے روز حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلاَتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهِ شَیْئٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

۱– اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۸۳ ۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز (سنّت کے مطابق) درست ہوئی بندہ کامیاب و کامران ہو گا اور اگر نماز خراب ہوئی (یعنی سنّت کے مطابق نہ پائی گئی) تو ناکام و نامراد ہو گا اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھ کوئی نفل عبادت ہے؟ (اگر ہوئی) تو نوافل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی پھر اس کے تما اعمال کا حساب اسی طرح ہو گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسَائِلُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے مسائل

مسئلہ ۱۹ جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اپنی عورت سے جماع کرے' تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰ احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۱ غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے' تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے' پھر نماز کی طرح کا وضو کرتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے۔ تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔" اسے

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۱۹۹ ۲- صحيح مسلم كتاب الحيض باب صفة غسل الجنابة

بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲ مذی خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مذی کا مریض تھا اور نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے سے شرماتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی چنانچہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اپنی شرمگاہ دھوئے اور وضو کرلے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳ بیماری کی وجہ سے مکمّل پاکیزگی ممکن نہ ہو' تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہیئے' البتہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ ، فَإِذَا كَانَ ذَالِكِ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَ صَلِّيْ ، فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (حسن)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مریضہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا "جب حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے لہٰذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کرکے نماز پڑھ لو' کیونکہ یہ (استحاضہ کا خون) ایک رگ سے نکلتا ہے۔" اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مستقل بیماری مثلاً پیشاب یا مذی کے قطرے خارج ہونا یا عورتوں کو استحاضہ کا خون آنا......کی صورت میں پائجامہ یا شلوار وغیرہ کے نیچے انڈرویئر یا لنگوٹ وغیرہ استعمال کرنا چاہئے۔ انڈرویئر یا لنگوٹ تو ناپاک ہوگا لیکن پائجامہ یا شلوار وغیرہ مکمل پاک ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۲۴ حائضہ اور جنبی مسجد سے گزر سکتے ہیں ٹھہر نہیں سکتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ

۱– مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱۴۴
۲– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۶۴

مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَتْ : فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ : إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد سے جائے نماز لانے کا حکم دیا میں نے عرض کیا "میں تو حالت حیض میں ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ جُنُبًا مُجْتَازًا رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ .(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ رفع حاجت کے لئے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَا مِنَ الْأَرْضِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اسے ترمذی ، ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لاَ يَرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٤) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے (تو بستی سے) اتنے دور نکل جاتے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶ پیشاب سے احتیاط نہ کرنا عذاب قبر کا باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ (صحیح)

۱– کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها
۲– منتقی الاخبار الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۱
۳– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۳
٤– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲
۵– صحیح الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۵۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچو۔" اسے بزار ' طبرانی ' حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلاَ يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلاَءِ بِيَمِيْنِهِ وَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوئی آدمی پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے "الٰہی ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد غفرانک کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے ' تو فرماتے "یااللہ ! میں تیری بخشش کا طالب ہوں۔" اسے احمد ' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

✸

۱— کتاب الطهارة باب النهي عن الاستنجاء باليمين
۲— اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۲۱۱
۳— صحيح سنن ابي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۲۳

اَلْوُضُوْءُ وَالتَّيَمُّمُ

وضو اور تیمم کے مسائل

مسئلہ ۳۰ وضو سے قبل "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے وضو سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ" نہ پڑھی اس کا وضو مکمل نہیں ہوا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱ وضو سے قبل نیت کے مروّجہ الفاظ نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاء سنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۲ وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں ' پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔

۱۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲٤

۲۔ کتاب الطهارة باب صفة الوضوء

پھر فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ وضو کے اعضاء ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے زائد دھونا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ : جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ قَالَ : **هٰذَا الْوُضُوْءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا "وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔" اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ روزہ نہ ہو، تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہئے۔

مسئلہ ۳۵ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ

۱- صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرة مرة ۲- صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرتین مرتین
۳- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۹

وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو اچھی طرح کر' ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔" اسے ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوْءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٦ صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ٣٧ گردن کا مسح کرنا سنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ٣٨ سر کا مسح صرف ایک بار ہے جس کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ أَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٩ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ٤٠ کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَ ظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ

١– صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٢٩
٢– صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٢٨
٣– كتاب الوضوء باب مسح الرأس كله

النَّسَائِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً وَفِي قَدَمِهِ مِثْلُ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ فَقَالَ : **اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں (وضو کرنے کے بعد) ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ "واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کی ترغیب دلائی ہے۔

مسئلہ ۴۳ مسواک کی لمبائی مقرر کرنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ** أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. (۳) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر مجھے اُمت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" اسے مالک احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ وضو کرکے پہنے ہوئے جُوتوں ' موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۵ مدّتِ مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۹
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۵۸
۳- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷

مسئلہ ۴۶ جنبی ہونا مدّتِ مسح ختم کر دیتا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ اسے احمد ' ترمذی 'ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لاَّ نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (حسن)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدّت مقرر فرمائی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٤)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکّہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸ پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے۔

(۱) صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۱
(۲) صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۳
(۳) کتاب الطهارة باب التوقیت في المسح علی الخفین (٤) کتاب الطهارة باب جواز الصلاة کلها لوضوء واحد

مسئلہ ۴۹ وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔

مسئلہ ۵۰ احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

مسئلہ ۵۱ دونوں ہاتھ ایک مرتبہ مٹی والی جگہ پر مار کر پہلے منہ اور پھر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لینے سے تیمّم مکمّل ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : **إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ بِيَدِكَ هٰكَذَا** ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَ وَجْهَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ مجھے احتلام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں (تیمم کرنے کے لئے) زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور اس واقع کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا۔" پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

مسئلہ ۵۲ وضو کے بعد مندرجہ ذیل دُعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ....** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) وَ زَادَ **أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ** (۳) (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی شخص مکمّل وضو کر کے یہ دُعا پڑھ لے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں

۱- کتاب الحیض باب التیمم
۲- صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء
۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۸

مسئلہ ۵۷ ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک (دوبارہ) وضو کرنا واجب نہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۸ کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے ' تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَفْضَى بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ دُوْنَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنا ہاتھ (کپڑے کی) آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہوگیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْئٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ : إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٦٤ ۲- نیل الاوطار الجزء الاول رقم الحدیث ۲۵۵

۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱۵۰

اَلسَّتْرُ

ستر کے مسائل

مسئلہ ۶۴ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ کندھے ڈھ
ہوئے ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ يُصَلِّيْ أَحَدُكُمْ فِي
الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے می
نماز نہ پڑھے جب تک کندھے نہ ڈھانپ لے“۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۶ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس ک
دونوں کنارے کھلے ہوں، منع ہے، اسے ”سدل“ کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلا
وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ”سدل“ سے اور م
ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ پائجامہ، شلوار یا تہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : **مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِ
الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۲۳۴
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۹۷
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹۸۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے ہو گا جہنم میں جائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٨ سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ حَائِضٍ إِلاَّ بِخِمَارٍ** رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (١) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بالغ عورت کی نماز چادر (یا موٹے دوپٹہ) کے بغیر نہیں ہوتی۔" اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(١) صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٥٩٦

مَسَاجِدُ وَ مَوْضِعُ الصَّلاةِ

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل

مسئلہ ۶۹ مسجد بنانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائی' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ آپ ﷺ نے مساجد بنانے انہیں صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے انہیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔" اسے احمد' بخاری' مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ مساجد کی تعمیر میں رنگ و روغن اور نقش و نگار ناپسندیدہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے منقش مساجد تعمیر کر۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۰۹
۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٤٣٦
۳- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٤٣١

کا حکم نہیں دیا گیا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲ بیل بوٹے یا نقش و نگار والے مصلّے پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ إِلَى أَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلاَتِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی دورانِ نماز نقش و نگار پر توجہ مرکوز ہوگئی' تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد (خادم) سے فرمایا "یہ چادر ابُو جہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے سادہ چادر لے آؤ' کیونکہ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۳ مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا سُنّت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں) قبلہ کی' دیوار پر تھوک یا رینٹ دیکھا' تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین جگہ مسجد اور بد ترین جگہ بازار ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَ أَبْغَضُ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد اور بد ترین جگہ بازار ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۵ مسجد میں آنے سے قبل کچّا لہسن اور پیاز نہیں کھانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٤)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۲٤٥
۲- کتاب المساجد باب النہی عن البصاق فی المسجد
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲٤۱
٤- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۳

سے الگ رہے" یا فرمایا "وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا مستحب ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۰۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۷۷ مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات پر گفتگو کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو' تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے دیکھو' تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۸ ساری زمین رسول اللہ ﷺ کی امت کے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے لئے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہٰذا میری امت کے لوگوں کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے' ادا کرلیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

وضاحت شرعی عذر مثلاً (سفر یا بیماری وغیرہ) کی بنا پر جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے وہیں ادا کرلینی چاہئے لیکن شرعی عذر نہ ہو تو مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (ملاحظہ مسئلہ نمبر ۱۳۷)

مسئلہ ۷۹ مسجدِ نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلہ میں ہزار درجہ زیادہ ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۰۶۶

۲- صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب قول النبی جعلت لی الارض مسجدا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب مسجدِ حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۰ مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ، مسجدِ نبویؐ میں نماز پڑھنے کا ثواب باقی تمام مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مسئلہ ۸۱ زیارت کرنے یا نماز کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ، مسجدِ نبوی ﷺ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"تین مساجد، مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ نبوی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لئے (ثواب کی نیت سے) سفر اختیار نہ کرو" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲ مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عُمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُظَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۳ حمام اور قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۸۸۱ ۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۸۸۲

۳- صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۵۹

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلاَّ الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“ اسے احمد' ابو داؤد' ترمذی' اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۴ اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلاَ تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو' مگر اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۵ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۶ قبر کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۷ قبر پر مسجد تعمیر کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۸ مسجد میں قبر بنانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ **لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرضُ الموت میں فرمایا ”عیسائیوں اور یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاءِ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لاَ تُصَلُّوْا إِلَيْهَا** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٤)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبروں کی طرف (منہ کرکے) نماز نہ پڑھو' نہ ہی قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٤٦٣
٢- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٢٨٥
٣- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ٣٠٦
٤- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٩٩

مسئلہ ۸۹ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دُعا یہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ أَوْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو حمید یا ابو اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دُعا مانگے۔" "الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دُعا مانگے۔ الٰہی ! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۴۷

مَوَاقِيْتُ الصَّلاَةِ

اوقات نماز کے مسائل

مسئلہ ۹۰ فرض نمازیں مقرّرہ اوقات پر پڑھنی ضروری ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ؟ قَالَ : أَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ (قَالَهَا ثَلاَثًا) قَالَ : وَ عِزَّتِيْ وَ جَلاَلِيْ لاَ يُصَلِّيْهَا أَحَدُكُمْ لِوَقْتِهَا إِلاَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ صَلاَّهَا بِغَيْرِ وَقْتِهَا إِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ وَ إِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک روز اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے تو پوچھا "کیاتم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے ؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تین مرتبہ عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری عزت اور جلال کی قسم جو شخص وقت پر نماز ادا کرے گا میں اسے جنّت میں داخل کروں گا اور جس نے بے وقت نماز ادا کی (یعنی تاخیر سے) نماز پڑھی اسے چاہوں گا تو اپنی رحمت سے معاف کروں گا چاہوں گا تو عذاب دوں گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۱ نمازِ ظہر کا اوّل وقت جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو جائے۔

مسئلہ ۹۲ نمازِ عصر کا اوّل وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گناہ ہو جائے۔

مسئلہ ۹۳ نمازِ مغرب کا اوّل اور آخر وقت روزہ افطار کرنے کا وقت ہے۔

۱- صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۸

مسئلہ ۹۴ نماز عشاء کا اول وقت جب آسمان سے سرخی ختم ہو جائے اور آخر وقت جب ایک تہائی رات گزر جائے۔

مسئلہ ۹۵ نماز فجر کا اول وقت سحری ختم ہونے تک اور آخر وقت جب (طلوع آفتاب سے قبل) روشنی پھیل جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّآئِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس نماز پڑھائی (پہلی مرتبہ) نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ (تقریباً ۲-۱انچ) کے برابر تھا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز مغرب روزہ افطار کرنے کے وقت پڑھائی۔ نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب آسمان سے سرخی ختم ہو گئی۔ نماز فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کھانا پینا ترک کرتا ہے دوسرے روز جبرائیل علیہ السلام نے پھر نماز پڑھائی اور نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو گیا۔ نماز مغرب افطار کے وقت اور نماز عشاء تہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ نماز فجر روشنی میں پڑھائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اے محمد ﷺ ! یہ وقت پہلے انبیاء علیہم السلام کی نماز کا ہے اور آپ ﷺ کی) نماز ان وقتوں کے درمیان ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت بعض دوسری صحیح احادیث کے مطابق نماز عصر کا آخری وقت سورج غروب ہونے تک ’نماز مغرب کا آخری وقت مغربی افق کی سرخی غائب ہونے تک (یعنی افطار سے تقریباً چالیس منٹ بعد تک) نماز عشاء کا آخری وقت آدھی

۱– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۷۷

"اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا' تو نماز عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸ طلوع آفتاب' زوال آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلاَثُ سَاعَاتٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتَّى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضِيْفُ لِلْغُرُوْبِ حَتَّى تَغْرُبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پہلا جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے' دوسرا عین دوپہر کے وقت حتی کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرا جب سورج غروب ہو رہا ہو حتی کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے احمد' مسلم' ابو داؤد' نسائی' ترمذی' اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ بیت اللہ شریف میں دن یا رات کے کسی بھی وقت طواف کرنا اور نماز پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : **يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ "کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو۔ خواہ دن یا رات کا کوئی سا وقت ہو۔" اسے ابو داؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ جمعہ کے دن زوال سے قبل' زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

۱- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۸۲۲
۲- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٦٨٨

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلَاتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُوْلَ إِنْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ اَحَدًا عَابَ ذَالِكَ وَلَا اَنْكَرَهُ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ (١) (حسن)

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا' ان کا خطبہ اور نماز نصفُ النّہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا' ان کا خطبہ اور نماز نصفُ النّہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا' ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی- میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا- اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے-

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا ، قُلْتُ أَيَّةُ سَاعَةٍ ؟ قَالَ : زَوَالُ الشَّمْسِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ(٢) (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر واپس آکر کنویں سے پانی نکالنے والے اونٹوں کو آرام کے لئے چھوڑتے- راوی نے پوچھا "وہ کون سا وقت ہوتا؟" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "سورج ڈھلنے کا-" اسے نسائی نے روایت کیا ہے-

---

١– ١٧/٢

٢– صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٣١٧

أَلْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ

اذان اور اقامت کے مسائل

مسئلہ ۱۰۱ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۰۲ ترجیعی اذان (دوہری اذان) کے ساتھ دوہری اقامت کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ غیر ترجیعی (اکہری) اذان کے ساتھ اکہری اقامت کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ غیر ترجیعی (اکہری) اذان کے ساتھ دوہری اقامت کہنا غیر مسنون

عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلتَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ ، قُلْ : اَللهُ أَكْبَرُ ، اَللهُ أَكْبَرُ ، اَللهُ أَكْبَرُ ، اَللهُ اَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ ، أَشْهَدُ اَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ ، اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، أَشْهَدُ اَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اَللهُ أَكْبَرُ ، اَللهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھلائی۔ فرمایا "ابو محذورہ ! کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار مرتبہ' اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ 'پھر دوبارہ کہو اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ 'اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ '

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۷۵

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دو مرتبہ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مندرجہ بالا کلمات دوہری اذان کے ہیں۔ جو ۱۹ بنتے ہیں۔ اکہری اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اعادہ نہیں ہے لہٰذا اکہری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔

عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان سکھائی جس میں انیس کلمات تھے اور اقامت سکھائی جس میں سترہ کلمات تھے۔ اسے احمد' ترمذی' ابو داؤد' نسائی' دارمی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوہری اذان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے دوہری اقامت سکھائی جس کے سترہ کلمات' جو یہ ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ چار مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اذان کے کلمے دوہرے ہوتے تھے۔ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے کلمات کے علاوہ باقی کلمات اکہرے ہوتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اکہری اقامت کے کلمات گیارہ ہیں' جو یہ ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک مرتبہ' حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ایک مرتبہ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ایک مرتبہ' قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو مرتبہ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ۔

مسئلہ ۱۰۵ اذان کا جواب دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ اذان کے جواب کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٤٧٤
۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٤٨٢
۳۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ٢١٥

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم اذان سنو' تو جو کلمات مؤذن کہے وہی تم بھی کہو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً سِوَى الْحَيْعَلَتَيْنِ فَيَقُوْلُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت کے بارہ میں روایت ہے کہ ہر کلمہ کا جواب وہی کلمہ ہے سوائے "حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ" کے' ان کے جواب میں "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہنا چاہئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ اذان کا جواب دینے والے کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَامَ بِلاَلٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ : رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ** . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٢) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے پورے یقین سے اذان کا جواب دیا' وہ جنت میں داخل ہو گا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ فجر کی اذان میں "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کے الفاظ کہنا مسنون ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ قَالَ الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ (٣) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں مؤذن کا "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا سنت ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ اذان کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ

۱- بلوغ المرام كتاب الصلاة باب الاذان ۲- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٦٥٠
۳- صحيح ابن خزيمه للدكتور محمد مصطفى اعظمى الجزء الاول رقم الحديث ٣٨٦

شفاعت واجب ہو جائے گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ اذان کے بعد نماز ادا کئے بغیر بلا عُذر مسجد سے باہر نکلنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابُو شعثاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی اذان کے بعد (نماز پڑھے بغیر) مسجد سے باہر نکلا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰-۱ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ اذان اور اقامت کے درمیان تقریباً اتنا وقفہ ہونا چاہئے کہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے۔ (تقریباً ۱۵ منٹ)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ : إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا "کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو' اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا' کھانے پینے سے فارغ ہو جائے' قضائے حاجت والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ اور جب تک مجھے (حجرے سے نکل کر مسجد آتے ہوئے) دیکھ نہ لو اس وقت تک صف میں کھڑے نہ ہو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رَد نہیں کی جاتی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رَد نہیں

۱۔ صحيح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٦٦٠ ۲۔
۳۔ صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٤٨٩

کی جاتی۔" اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ اقامت کا جواب دیتے ہوئے "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کے جواب میں "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا" کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۱۴ فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کے جواب میں "صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ" کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ سحری اور تہجّد کے لئے اذان دینا سُنّت ہے۔

مسئلہ ۱۱۶ نابینا آدمی اذان دے سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ بِلَالاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو (جگانے کے لئے) اذان دیتے تھے' لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابنِ اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو' کیونکہ وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیتے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حضرت ابنِ امّ مکتوم نابینا صحابی تھے۔

مسئلہ ۱۱۷ سفر میں دو آدمی بھی ہوں' تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (دو آدمی) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے (انہیں) نصیحت فرمائی کہ "جب دونوں سفر کے لئے نکلو' تو اذان اور اقامت کہو' پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ اگر اذان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو لوگ آپس میں قرعہ ڈال کر

۱۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٦٣

۲۔ مختصر بخاری للزبيدی رقم الحديث ٣٨٤

وضاحت: راوی بھولنے کی وجہ سے واضح نہیں کرسکا کہ آپ ﷺ نے چالیس سال کہے یا چالیس مہینے یا چالیس دن۔

مسئلہ ۱۲۳ سُترہ نماز کی جگہ سے قریباً ڈیڑھ دوفٹ کے فاصلہ پر رکھنا چاہئے۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۱)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر فاصلہ تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ سُترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو نماز کے دوران ہی ہاتھ سے روک دینا چاہئے۔

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَىْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں سے آڑ کرکے نماز پڑھے پھر کوئی آدمی (اس سُترہ کے اندر سے) گزرنا چاہے تو اسے روک دو اگر نہ رُکے تو زبردستی روک دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ امام اپنے آگے سُترہ رکھ لے، تو مقتدیوں کو سُترہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ يَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّىْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السَّفَرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز کے لئے گھر سے نکلتے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جانے کا حکم فرماتے جسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ سترہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الصلاة باب قدر كم ينبغى ان يكون بين المصلى والسترة
۲- مختصر بخارى للزبيدى رقم الحديث ۳۲۰
۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۲۷۸

مَسَائِلُ الصَّفِّ
صف کے مسائل

مسئلہ ۱۲۶ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام کو صف سیدھی کرنے اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَيَقُوْلُ : تَرَاصُّوْا وَاعْتَدِلُوْا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے "جڑ کر اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ صف سیدھی کئے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی صفوں کو سیدھا کرو ' کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸ دین کا علم رکھنے والے اور سمجھ دار لوگ امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہونے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے سمجھ دار اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں گے پھر وہ لوگ ' جو ان سے علم اور سمجھ میں کم ہوں ' پھر وہ جو

۱- نیل الاوطار کتاب الصلاة باب الحث علی تسویة الصفوف　　۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۴۸
۳- کتاب الصلاة باب تسویة الصفوف و اقامتها

ان سے کم ہوں' پھر وہ جوان سے کم ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ پہلی صف کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلاَّ أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے' تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر اوّل وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے' تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں' تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ پہلی صف مکمل کرنے کے بعد دوسری میں کھڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پہلے اگلی صف پوری کرو اور پھر اس کے بعد دوسری صف اگر کوئی کمی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہئے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ اگر پہلی صف میں جگہ باقی ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلاً يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ : أَنْ يُّعِيْدَ الصَّلاَةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحيح)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا' تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ "نماز دوبارہ پڑھو۔" اسے احمد' ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۶۸
۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۲۳
۳۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۳۳

وضاحت اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳۲ پچھلی صف میں تنہا کھڑے ہونے کی وجہ سے اگلی صف سے آدمی پیچھے کھینچنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۳۳ ستونوں کے درمیان صف بنانا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنُطْرَدَ عَنْهَا طَرْدًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے روکا جاتا اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ عورت' تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَ يَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّيْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵ حضور اکرم ﷺ نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ صف میں کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملانے چاہئیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں" چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اللہ ﷺ کا اپنی پشت سے دیکھنا معجزہ تھا۔

۱– صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۲۱ ۲– کتاب الاذان باب المرأة وحدها تکون صفا
۳– کتاب الاذان باب الزاق المنکب بالمنکب

مَسَائِلُ الْجَمَاعَةِ
جماعت کے مسائل

مسئلہ ۱۳۷ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ : **هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلَاةِ ؟** قَالَ نَعَمْ ! قَالَ : **فَأَجِبْ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا ”یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔“ یہ کہہ کر اس نے نماز گھر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے رخصت دے دی، لیکن جب وہ واپس ہوا، تو اسے پھر بلایا اور پوچھا ”کیا تو اذان سنتا ہے ؟“ اس نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ !“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر مسجد میں آکر نماز پڑھا کر۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸ نماز فجر اور نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہونا نفاق کی علامت ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ باجماعت نماز ادا نہ کرنے والے لوگوں کے گھروں کو رسول اللہ ﷺ نے جلانے کا ارادہ فرمایا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۶-۱۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۴۰ باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ستائیس (۲۷) درجے زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ

۱ - مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۲۱

أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز ستائیس درجے افضل ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ عورتیں مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں' تو انہیں روکنا نہیں چاہئے' البتہ گھر میں نماز پڑھنا ان کے لئے افضل ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ تَمْنَعُوْا نِسَآءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ** . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو' البتہ ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ جس گھر میں جماعت کرانے والی خاتون موجود ہو اس گھر کی خواتین کو باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (حسن)

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت گھر والوں سے مراد گھر کی خواتین ہیں۔ مردوں پر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ پہلی جماعت کے بعد اسی وقت کی دوسری جماعت اسی مسجد میں کرانا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ دو آدمیوں کو بھی نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **مَنْ يَّتَصَدَّقُ عَلَى ذَا فَيُصَلِّى مَعَهُ ؟** فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (صحيح)

١– كتاب المساجد باب فضل الصلاة الجماعة ٢– صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٥٣٠
٣ – صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٥٥٣
٤– صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٥٣٧

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا چکے تھے ۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "کون اس شخص پر صدقہ کرے گا' اور اس کے ساتھ نماز پڑھے گا؟" ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ مل کر نماز پڑھی ۔ اسے احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٤٥ غیر معمولی سردی اور بارش جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ أَلاَ صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے' اور مؤذن (رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق) اذان میں اضافہ کرتا "لوگو ! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٤٦ بھوک اور رفع حاجت جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : لاَ صَلاَةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلاَ هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی اور رفع حاجت کے وقت نماز باجماعت واجب نہیں ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(١) صحیح بخاری كتاب الاذان باب الرخصة في المطر
(٢) كتاب المساجد باب كراهية الصلاة بحضرة الطعام

مَسَائِلُ الْإِمَامَةِ

امامت کے مسائل

مسئلہ ۱۴۷ سب سے زیادہ قرآن جاننے والا' پھر سب سے زیادہ سُنّت کا علم رکھنے والا' پھر ہجرت میں پہل کرنے والا' پھر سب سے زیادہ عمر والا' امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ ۱۴۸ مقرّرہ امام کی اجازت کے بغیر کسی مہمان کو امامت نہیں کرانی چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَأَقْدَمُهُمْ سِناًّ وَلاَ يُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلاَ يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے' جو کتابُ اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا ہو' اگر قراءت میں لوگ برابر ہوں' تو سنّت کا زیادہ جاننے والا امامت کرائے۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں' تو پھر جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر لوگ اس میں بھی برابر ہوں' تو پھر عمر میں سب سے بڑا امامت کرائے۔ امامت کے لئے مقرّر آدمی کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بلا اجازت امامت نہ کرائے۔ نہ ہی کوئی آدمی کسی کے گھر میں بلااجازت اس کی مسند پر بیٹھے۔" اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۹ نابینا آدمی بلا کراہت امامت کرا سکتا ہے۔

---

۱ ـ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۱۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤدَ (۱) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابنِ اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) اپنا نائب مقرر فرمایا وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ امام کی پوری پوری اقتداء کرنا واجب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : **إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا يَرْكَعُوْا حَتَّى يَرْكَعَ وَلَا تَرْفَعُوْا حَتَّى يَرْفَعَ** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اُس کی مکمل پیروی کی جائے' لٰہذا جب تک وہ رُکوع میں نہ جائے تم بھی رُکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اٹھے تم بھی نہ اٹھو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ مسافر مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَافَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشَرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ : ثُمَّ يَقُوْلُ : **يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں' گھر واپس آنے تک ہمیشہ نمازِ قصر ادا فرمائی فتح مکّہ کے موقع پر حضور ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے "اے مکہ والو! اٹھ کر باقی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ اگر سات یا آٹھ سال کا بچہ باقی لوگوں کی نسبت زیادہ قرآن جانتا ہو تو امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ : كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۵۵
۲۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤١٢
۳۔ مسند احمد ٤٢٠/٤

فَأَتَى أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : لِيَؤُمُّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآناً فَجَاءَ أَبِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لِيَؤُمُّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوْا ، فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ، فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَ أَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِيْنَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عمرو بن سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ہماری بستی سے) سوار گزرا کرتے اور ہم ان سے قرآن سیکھا کرتے تھے (ایک دفعہ) میرا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے جسے قرآن زیادہ آتا ہو اسے امامت کروانی چاہئے۔" چنانچہ میرا باپ (واپس) آیا تو کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "امامت وہ کرائے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔" چنانچہ سب لوگوں نے دیکھا مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا اس لئے میں ان کی امامت کرواتا تھا اس وقت میں آٹھ سال کا تھا۔اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ عورت' عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۵۴ عورت کو امامت کراتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَمَّتْهُنَّ فَكَانَتْ بَيْنَهُنَّ فِيْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ . رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ (۲) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرض نماز میں عورتوں کو امامت کراتی تھیں اور صف کے اندر ہی کھڑی ہوتی تھیں۔اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ امام کو ہلکی نماز پڑھانی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب کوئی امام لوگوں کو نماز پڑھائے' تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور' بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں' البتہ جب تم میں سے کوئی تنہا پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔" اسے احمد' بخاری' مسلم' ابو داؤد' نسائی' ترمذی اور

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۶۱
۲- التلخیص الحبیر الجزء الثانی رقم الحدیث ۵۹۷
۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۶۸

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ امام اور مقتدیوں کے درمیان اگر دیوار یا کوئی ایسی چیز حائل ہو کہ مقتدی امام کی نقل و حرکت نہ دیکھ سکیں تب بھی نماز درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَآءِ الْحُجْرَةِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (اعتکاف والے) حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگوں نے حجرہ سے باہر آپ ﷺ کی اقتداء کی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ ایک آدمی فرض نماز ادا کرنے کے بعد اسی وقت کی نماز کے لئے دوسرے لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸ مذکورہ بالا صورت میں امام کی پہلی نماز فرض ہوگی دوسری نفل ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۹ امام اور مقتدی کی نیت جدا جدا ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا فرماتے پھر اپنی قوم میں جاکر انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ أُصَلِّ فَقَالَ لِيْ : **أَلَا صَلَّيْتَ ؟** قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فِي الرَّحْلِ ثُمَّ أَتَيْتُكَ . قَالَ : **فَإِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاجْعَلْهَا نَافِلَةً** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ (٣) (صحيح)

---

(١) صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٩٩٦
(٢) نیل الاوطار کتاب الصلاۃ باب هل یقتدی المفرض بالمتنفل أم لا؟
(٣) صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٨٢٦

حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا۔ نماز کا وقت ہوگیا' تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور میں بیٹھا رہا آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا "کیا تم نے نماز نہیں پڑھی؟" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب ایسا موقع پاؤ' تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور دوسری نماز کو نفل بنالو۔" اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ عورت' تنہا صف میں کھڑی ہوسکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا وَ يَتِيْمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أُمِّيْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک یتیم لڑکے نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا (اکیلی) ہمارے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ جس شخص نے امامت کی نیّت نہ کی ہو' اس کی اقتدا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۶۳ تیسرا آدمی آئے تو دونوں مقتدیوں کو امام کے پیچھے چلے جانا چاہئے۔

مسئلہ ۱۶۴ دورانِ نماز ضرورت سے ایک دو قدم دائیں' بائیں یا آگے' پیچھے ہونا درست ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے' میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر جابر بن صخر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کو ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا

۱- کتاب الاذان باب المرأۃ وحدھا تکون صفا
۲- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۰۷

ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ جس امام کو لوگ ناپسند کریں اور وہ پھر بھی امامت کرائے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثَةٌ لاَ تَرْتَفِعُ صَلاَتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَالْعَبْدُ الْآبِقُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں جاتی۔ پہلا وہ جو امامت کرائے جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہو لیکن وہ رات بھر سوئی رہے، تیسرا وہ غلام جو (مالک سے) بھاگا ہوا ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

★

۱۔ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۹۲

مَسَائِلُ الْمَأْمُوْمِ

مقتدی کے مسائل

مسئلہ ۱۶۶ مقتدی پر امام کی پوری پوری اقتدا کرنا واجب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ(١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز پوری ہوگئی تو چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا "لوگو ! میں تمہارا امام ہوں رکوع، سجود، قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے جلدی نہ کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۷ امام سجدہ کی حالت میں چلا جائے تب مقتدی کو قومہ کی حالت سے سجدہ میں جانا چاہئے۔ اسی طرح باقی نماز میں امام کی اقتدا کرنا ضروری ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْنُوْا أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، تو اس وقت تک کوئی آدمی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۸ جماعت ہو رہی ہو تو مقتدی امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں شریک ہو جائے۔

١- كتاب الصلاة باب تحريم سبق الامام بركوع و السجود
٢- كتاب الصلاة باب متابعة الامام و العمل بعده

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۹ امام کی پیروی اور اقتدا نہ کرنے پر وعید۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا اسے خوف نہیں آتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا نہ بنا دے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋

(۱) مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤١٢

مَسَائِلُ الْمَسْبُوْقِ

بعد میں شامل ہونے والے نمازی کے مسائل

مسئلہ ۱۷۰ جماعت ہو رہی ہو تو بعد میں آنے والا نمازی امام کو جس حالت میں پائے تکبیرِ تحریمہ کہہ کر اُسی حالت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷۱ جماعت کے ساتھ ایک رکعت پا لینے سے ساری نماز باجماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَی الصَّلاَةِ وَ نَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَ لاَ تَعُدُّوْهُ شَیْئًا ، مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم نماز کے لئے آؤ تو ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو۔ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی اسے پوری جماعت کا ثواب مل گیا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۲ جماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے نمازی کو اس میں بھاگ کر شامل نہیں ہونا چاہئے' بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے شریک ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۳ بعد میں شامل ہونے والے نمازی کو امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پہلا اور سلام کے بعد اکیلے پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پچھلا حصہ شمار کرنا چاہئے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۹۲

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب نماز کھڑی ہو جائے تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (عام رفتار سے) چل کر آؤ' تم پر اطمینان سے آنا واجب ہے' نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ پاؤ) وہ ادا کرو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) مکمل کرو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ فرض نماز کھڑی ہو جائے تو بعد میں آنے والے نمازی کو علیحدہ نفل یا سنت یا فرض نماز شروع نہیں کرنی چاہیے' خواہ پہلی رکعت ملنے کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے' تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۵۰ ۲- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ۲۶۳

صِفَةُ الصَّلاَةِ
نماز کا طریقہ

مسئلہ ۱۷۵ نیّت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے الفاظ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۷۶ صفیں درست کرنے اور اقامت کہنے کے بعد امام کو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" (تکبیرِ تحریمہ) کہہ کر نماز کی ابتداء کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۱۷۷ تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ ۱۷۸ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھونا یا پکڑنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

عَنْ نُعْمَانَ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلاَةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۱) (صحیح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے' تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں درست فرماتے' پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے حتّٰی کہ کندھوں تک پہنچ جاتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۱۹
۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۲۱۷

ہے۔

وضاحت ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۹ قیام میں ہاتھ کھلے رکھنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۸۰ ہاتھ باندھنے میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر آنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۱ ہاتھ سینے کے اوپر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھ کر مضبوطی سے سینے پر باندھتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۲ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء، تعوّذ اور بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَرَأَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ ، قَالَ : **أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد قرآت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ "یااللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری فرما دے۔ یااللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک و صاف کر دے۔ یااللہ! میرے گناہ برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔" اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ :

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۸۷ ۲۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۹

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ "اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳ بسم اللہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۴ سورہ فاتحہ ہر نماز (سرّی ہو یا جہری۔ فرائض ہوں یا نوافل) کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۵ رُکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو اپنی رکعت دوبارہ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۶ امام، مقتدی اور منفرد سب کو سُورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

۱- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلاَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلاَثًا غَيْرُ تَمَامٍ . فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْإِمَامِ ، فَقَالَ إِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے۔" آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی (اور پھر فرمایا) نماز نامکمل رہتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا۔ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تم میں سے ایک امامت کرائے اور جب امام (سورہ فاتحہ کے بعد) قرآن پڑھے، تو تم

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۰۲
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲۸۱
۳- المسند ۴۱۵/۶

خاموش رہو۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ اس بات کا اعلان کروں کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس سے زیادہ جتنا کوئی چاہے پڑھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٨٧ امام سُورہ فاتحہ پڑھ لے تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہئے۔

مسئلہ ١٨٨ بلند آواز سے آمین کہنا گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

مسئلہ ١٨٩ سرّی قرات میں آہستہ اور جہری قرات میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین (کی آواز) فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٣) (صحيح)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب ولا الضالین کہتے، تو اونچی آواز سے آمین کہتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٩٠ امام کو سُورہ فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں قرآن کی کوئی دوسری سورۃ یا سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا چاہئے۔

١- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٧٣٣ ٢- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٢٨٤
٣- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٨٢٤

مسئلہ ۱۹۱ تمام نمازوں میں امام کو دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت لمبی پڑھانی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ يُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا ، وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ ، وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری کو چھوٹا کرتے اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھتے جو سنائی دیتی اور عصر کی نماز (کی پہلی دو رکعتوں) میں بھی (پہلے) سورہ فاتحہ پڑھتے اور اس کے علاوہ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک) ملا کر پڑھتے اور پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے، صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری مختصر۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۲ مقتدی کو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ ملا کر پڑھنی چاہئے جبکہ باقی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھتے جبکہ باقی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳ منفرد کو سنت اور نوافل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی

١ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤٣٧ ٢ - صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٦٨٧

دوسری سورت ساتھ ملانی چاہئے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۴ جہری نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں قرأت کی ترتیب واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۹۵ ایک ہی رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد دو سورتیں ملا کر پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ وَ كَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَّقْرَءُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ اِفْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى مَعَهَا ، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ .....فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ : **يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ** ؟ فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری' مسجد قبا میں انصار کی امامت کرتا تھا وہ تمام جہری نمازوں کی ہر رکعت میں پہلے سُورہ اخلاص پڑھتا پھر کوئی دوسری سورۃ پڑھتا۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' تو انصار نے آپ ﷺ کو یہ صورتحال بتائی۔ حضور اکرم ﷺ نے امام سے دریافت فرمایا "تم لوگوں کے کہنے پر عمل کیوں نہیں کرتے اور سورہ اخلاص کو ہر رکعت میں قرات سے پہلے کیوں پڑھتے ہو؟" انصاری امام نے جواب دیا "میں سورہ اخلاص سے محبت رکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سورہ اخلاص کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَرَءَ الْأَحْنَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُوْلٰى وَ فِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ أَوْ يُوْنُسَ وَ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت احنف رضی اللہ عنہ نے (نماز فجر کی) پہلی رکعت میں سُورہ کہف (سورہ نمبر۱۸) اور دوسری رکعت میں سورہ یوسف (سورہ نمبر۱۲) یا سورہ یونس (سورہ نمبر۱۰) پڑھی اور بتایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمر

۱– کتاب الاذان باب الجمع بین السورتین فی الرکعة ۲– کتاب الاذان باب الجمع بین السورتین فی الرکعة

رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہی دو سورتوں کے ساتھ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶ امام یا منفرد پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ تلاوت کر سکتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْجُهَيْنَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلاَ أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمَدًا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہینہ خاندان کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کو نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ زلزال تلاوت فرماتے سنا ہے (راوی کہتا ہے) معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا سہواً کیا یا عمداً۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۷ اگر کسی آدمی کو قرآن مجید بالکل یاد نہ ہو تو اسے قرأت کی جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' سُبْحَانَ اللّٰهِ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّيْ لاَ أَسْتَطِيْعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ قُلْ : سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (حسن)

حضرت ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میں (نماز میں) قرآن مجید میں سے کچھ بھی پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے' جو قرآن مجید کی جگہ کافی ہو۔" آپ ﷺ نے فرمایا "(قرأت کی جگہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ لیا کرو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸ قرأت کرتے ہوئے مختلف سورتوں میں سوالیہ آیات کے جواب دینا مسنون ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۳۰

۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۸۵

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب (نماز میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر) پڑھتے تو' جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند مرتبہ رب پاک ہے) فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَوْقَ بَيْتِهِ وَ كَانَ إِذَا قَرَءَ ((أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَى)) قَالَ : سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . رواه أبوداؤد (۲) (صحيح)

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا تھا جب اس نے اس آیت کی قرأت کی "اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى" (ترجمہ = کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے؟) تو (جواب میں خود ہی) کہا "سُبْحَانَكَ بَلٰى" (ترجمہ = اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے' مردوں کو زندہ کیوں نہیں کر سکتا) لوگوں نے اس سے اس جواب کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹ قرأت کے دوران سجدہ تلاوت کی آیت آئے' تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کو سجدہ کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پر آتے' تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۰۰ سجدہ تلاوت کی مسنون دُعا یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۸۵
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۸٦ ۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۵۳

بِاللَّيْلِ ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے' تو فرماتے "میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔" اسے ابوداؤد' ترمذی' اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: تلاوت کرنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے کو بھی نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۰۱ سجدہ تلاوت واجب نہیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَلنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۲ رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا مسنون ہے اسے رفع یدین کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۰۳ تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دوسری رکعت سے اٹھنے کے بعد بھی رفع یدین کرنا مسنون ہے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا قَالَ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے' تو اللّٰہُ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے' تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (رکوع سے اٹھنے کے لئے) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (تین یا چار رکعتوں والی نماز میں) دو رکعتوں بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح کیا کرتے

۱– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۷۲۳
۲– صحیح مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوۃ ۳– کتاب الاذان باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین

تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۴ رکوع اور سجدے کی متعدد مسنون تسبیحات میں سے دو یہ ہیں۔

۱ ۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا رَكَعَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ إِذَا سَجَدَ قَالَ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" (ترجمہ: میرا عظیم رب پاک ہے) تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" (ترجمہ= میرا بلند رب پاک ہے) تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲ ۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَ سُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ تسبیح کہا کرتے "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵ رکوع میں دونوں ہاتھ مضبوطی سے گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۰۶ رکوع میں دونوں بازو پھیلانے چاہئیں۔

قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے، تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑ لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَرْفَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَ يُجَافِيْ بِعَضُدَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٤) (صحيح)

---

۱ ۔ صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۷۲۵
۲ ۔ كتاب الصلاة باب ما يقال فی الركوع والسجود ۳ ۔ كتاب الاذان باب وضع الاكف على الركب فی الركوع
٤ ۔ صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۷۱٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور اپنے بازو پھیلا دیتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷ حالتِ رکوع میں کمر سیدھی اور سر، کمر کے برابر ہونا چاہئے۔ اونچا ہو نہ نیچا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ...... وَ كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَ لَمْ يُصَوِّبْهُ وَ لٰكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے، تو اپنا سر (کمر سے) نہ اونچا کرتے نہ نیچا کرتے بلکہ سر اور کمر برابر رکھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۸ رکوع و سجود اطمینان سے نہ کرنے والا نماز کا چور ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ ؟ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَ لَا سُجُوْدَهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (صحيح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بدترین چور نماز کا چور ہے۔" لوگوں نے پوچھا "یارسول اللہ ﷺ! نماز کی چوری کیسے؟" فرمایا "نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹ رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگو! یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ

۱- كتاب الصلاة باب ما يجمع صفة الصلاة

۲- مشكوة المصابيح للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۸۸۵

۳- كتاب الصلاة باب النهى عن قرآءة القرآن فى الركوع والسجود

يُصَلِّيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتَّى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرتے' تو پڑھ کر وضاحت فرماتے' رکوع سے جب سر اٹھا کر قومہ کے لئے کھڑے ہوتے' تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں - اسے بخاری نے روایت کیا ہے -

قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِسْتَوٰى حَتَّى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے' تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا- اسے بخاری نے روایت کیا ہے -

وضاحت رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو "قومہ" کہتے ہیں حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے رکھنے کے بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی- لہٰذا دونوں طرح درست ہے-

مسئلہ ۲۱۱ قومہ کی مسنون دُعا یہ ہے-

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : مَنِ الْمُتَكَلِّمُ ؟ قَالَ : أَنَا قَالَ : رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّ ثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے - جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ (ہمارے پروردگار ! تعریف تیرے ہی لئے ہے - بکثرت ایسی تعریف' جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے-) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟" اس شخص نے عرض کیا "میں تھا-" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے -

مسئلہ ۲۱۲ سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہئے-

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤٦١
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤٧٠
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤٦٠

مسئلہ ۲۱۳ سجدہ میں ناک زمین پر لگانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۴ نماز میں کپڑوں اور بالوں کا سمیٹنا یا سنوارنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰی أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، (یہ کہتے ہوئے) حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵ سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۱۶ سجدے میں بازو زمین پر بچھانے نہیں چاہئیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَ لَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ إِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷ سجدہ میں کہنیاں پیٹ سے علیحدہ اور کھول کر رکھنی چاہئیں۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَآءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے، تو بکری کا بچہ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸ سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رہنے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۱۹ سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں۔

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٤٦٤ ۲۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۰۰
۳۔ کتاب الصلاۃ باب الاعتدال فی السجود و وضع الکفین علی الارض

عَنْ أَبِیْ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْکَنَ أَنْفَہُ وَ جَبْھَتَہُ الْأَرْضِ وَ نَحَّی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَ وَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ ۔ رَوَاہُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے اور ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ اور کندھوں کے برابر رکھتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ رہنی چاہئیں۔

عَنْ أَبُوْ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ رکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ جلسہ کی مسنون دُعا یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ : **أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ** ۔ رَوَاہُ أَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمِذِیُّ (۳) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (یااللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر، مجھے ہدایت، اور رزق عطا فرما) اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۲ رُکوع و سجدہ، قومہ اور جلسہ اطمینان اور اعتدال سے تقریباً ایک جتنے وقت میں ادا کرنا چاہئیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ ﷺ وَ سُجُوْدُہُ وَ إِذَا رَفَعَ

۱ - صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۲۱
۲ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۴۷۰
۳ - صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۳۳

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَآءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' سجدہ' قومہ دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ تقریباً برابر ہوتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے' اسے "جلسۂ استراحت" کہتے ہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طاق رکعتوں (یعنی پہلی اور تیسری) میں ہوتے تو (دوسرے سجدے کے بعد) تھوڑی دیر سیدھے بیٹھتے پھر قیام کے لئے کھڑے ہوتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴ تشہد میں انگشتِ شہادت اٹھانا مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر' بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَ وَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی اوپر اٹھاتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت احادیث میں انگشت شہادت کلمۂ شہادت کے وقت اٹھانے کی کوئی صراحت نہیں للذا تشہد سے لے کر آخر تشہد تک مسلسل اٹھائی جائے یا کلمۂ شہادت کے وقت اٹھائی جائے' سنت ادا ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۶ انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ

۱– كتاب الاذان باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع
۲– مختصر صحيح بخاری للزبيدی رقم الحديث ٤٦٧
۳– كتاب المساجد باب صفة الجلوس فی الصلاة

مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (حسن)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلوار یا نیزہ مارنے سے زیادہ سخت ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ تشہد کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِلْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ : أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "جب تم نماز میں بیٹھو تو کہو "تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب کسی نے یہ الفاظ کہے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں، سلام پہنچ جاتا ہے اور پھر کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔" پھر آدمی اپنے لئے اللہ سے جو سوال کرنا چاہے کرے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸ پہلا تشہد (یا قعدہ) واجب ہے۔

مسئلہ ۲۲۹ نمازی پہلا تشہد بھول جائے، تو اسے سجدۂ سہو کرنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَامَ وَ عَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعتوں کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قعدہ کے لئے بیٹھنا تھا مگر (بھول کر) کھڑے ہو گئے۔ پھر جب

۱– مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۱۷
۲– کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الصلاۃ
۳– کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الاولی

عا مانگتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا "اس نے جلدی کی" پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور س سے یا کسی دوسرے شخص کو مخاطب کرکے فرمایا "جب کوئی نماز پڑھے' تو اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز رے' پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر دُرود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دُعا مانگے ۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ رسولِ اکرم ﷺ نے نماز میں مندرجہ ذیل دُرود پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا : أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں ؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہو "یا اللہ ! محمد اور آل محمد پر سی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ی لئے ہے یا اللہ ! محمد پر اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل براہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴ دُرود شریف کے بعد ماثورہ دُعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ ماثورہ دُعاؤں میں سے دو دُعائیں درج ذیل ہیں۔

۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْا فِي الصَّلاَةِ يَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے۔

۱ - کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالی ﴿واتخذ اللہ إبراهيم خليلا﴾ ۲ - اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۴۵

"الٰہی میں تیری جناب سے عذاب قبر' مسیح دجّال کے فتنے' موت و حیات کی آزمائش 'گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢ – عَنْ أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ : قُلْ ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھلایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ......" "اے اللہ ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرا سوا گناہ معاف کرنے والا کوئی نہیں اپنی رحمت سے میرے سارے گناہ معاف فرما دے مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔" اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٦ التحیّات ' دُرود شریف اور دُعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر نماز ختم کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ اَلطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا اَلتَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا اَلتَّسْلِيْمُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "طہارت نماز کی کنجی ہے ۔ نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہنا ہے۔" اسے احمد' ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٣٧ سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا چاہیے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے' تو اپنا چہرہ مبارک

١ – اللؤلؤ والمرجان الجزء الثاني رقم الحديث ١٧٢٩ ٢ – صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٢٢٢
٣ – مختصر صحيح بخاری للزبیدی رقم الحديث ٤٨١

ہماری طرف پھیر لیتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دُعا مانگنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۹ سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں طرف مصافحہ کرنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

صَلَاةِ النِّسَآءِ

خواتین کی نماز

مسئلہ ۲۴۰ عورت کا مسجد کی بجائے اپنے گھر کے گوشہ تنہائی میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔

عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَاةِ أَبِي حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ ؟ قَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيَ ، وَ صَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ ، وَ صَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ ، وَ صَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ ، وَ صَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ ، قَالَ : فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَ أَظْلَمِهِ ، وَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ ، حَتَّى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "یارسول اللہ ! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے (اپنے گھر میں مسجد بنانے کا) حکم دیا چنانچہ ان کے لئے گھر کے آخری حصہ میں مسجد بنائی گئی جسے تاریک رکھا گیا (یعنی اس میں روشندان وغیرہ نہ بنایا گیا) اور وہ ہمیشہ

۱۔ الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۸

اس میں نماز پڑھتی رہیں حتی کہ اپنے اللہ عزوجل سے جا ملیں۔ اسے احمد' ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۱ شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز کے لئے مسجد میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ **لاَ تَمْنَعُوْا نِسَاءَ کُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ** . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز پڑھنے کے لئے) ان کے گھر مساجد سے بہتر ہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۲ عورتوں کو دن کے اوقات میں مسجد میں آنے سے گریز کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ **اِیْذَنُوا لِلنِّسَاءِ اللَّیْلِ إِلَی الْمَسَاجِدَ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ عورتوں کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

مسئلہ ۲۴۴ کسی عورت نے خوشبو لگائی ہو تو اُسے مسجد میں جانے سے پہلے خوشبو دھو لینی چاہئے۔

لَقِیَ أَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ مُتَطَیِّبَةً تُرِیْدُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ یَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَیْنَ تُرِیْدِیْنَ ؟ قَالَتِ الْمَسْجِدِ . قَالَ وَلَهُ تَطَیَّبْتِ ؟ قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ : فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : **أَیُّمَا اِمْرَأَةٍ تَطَیَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَی الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ حَتّٰی تَغْتَسِلَ** . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں جاتے دیکھا تو پوچھا ''اے اللہ کی

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۰
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۶
۳- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۳۳

بندی کہاں جارہی ہو؟" عورت نے جواب دیا "مسجد میں ۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا اس مقصد کے لئے تو نے عطر لگایا ہے؟" عورت نے جواب دیا "جی ہاں۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت خوشبو لگائے اور پھر مسجد میں جائے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی اِلّا یہ کہ وہ خوشبو کو دھو کر مسجد میں جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۵ سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۴۶ عورتوں کو مردوں کی صف سے الگ صف بنانی چاہئے۔

مسئلہ ۲۴۷ عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۴۸ عورتوں کی سب سے اچھی صف پچھلی ہے اور سب سے بُری صف پہلی (مردوں سے متصل) ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا وَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین صف پہلی (یعنی مَردوں سے متصل) ہے اور مَردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین آخری (یعنی عورتوں سے متصل) ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹ امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو سُبحان اللہ اور عورتوں کو تالی بجانی چاہئے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۶۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۵۰ عورت کا اذان دینا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۵۱ عورت، عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۱۹

مسئلہ ۲۵۲ عورت کو امامت کراتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہیے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۳-۱۰۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۵۳ میاں بیوی بھی ایک صف میں نماز ادا نہیں کرسکتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّیْتُ إِلَی جَنْبِ النَّبِیِّ ﷺ وَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا ، وَأَنَا إِلَی جَنْبِ النَّبِیِّ ﷺ أُصَلِّیْ مَعَهُ . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (باجماعت نفل) نماز ادا کی جبکہ میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں (کھڑا ہو کر) آپ کے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۴ مذکورہ احکام کے علاوہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلُّوْا كَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَ لَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ إِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی (مرد ہو یا عورت) سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا تَجْلِسُ فِیْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَ كَانَتْ فَقِيْهَةً . ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ (۴)

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۷۴
۲- کتاب الاذان باب الاذان للمسافرین
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۰۰
۴- کتاب الاذان باب سنة الجلوس فی التشهد

حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ خاتون تھیں۔ بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ : تَفْعَلُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلاَةِ كَمَا يَفْعَلُ الرَّجُلُ . ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَة (١)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں عورت اسی طرح نماز پڑھے جس طرح مرد پڑھتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ ٢٥٥ مستحاضہ کو ایامِ حیض گزرنے پر غسل کرکے ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٢٣ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٢٥٦ حائضہ کے لئے حیض کے دنوں کی نماز کی قضاء نہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٢٣٨ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٢٥٧ عورتوں پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٣٤٣ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٢٥٨ شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز عید کے لئے مسجد یا میدان میں جانا چاہیں تو جا سکتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٤٥٦ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٢٥٩ تہجّد گزار خواتین کی فضیلت۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٢٩٦ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

١ – مصنف ابن أبي شيبه الجزء الاول والثاني رقم الصفحه ٧٥

اَلْأَذْكَارُ الْمَسْنُوْنَةِ

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

مسئلہ ۲۶۰-۲۶۱ فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز میں ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور آہستہ آواز میں تین بار اَسْتَغْفِرُاللّٰه کہنا اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ إِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے، تو تین بار استغفراللہ کہتے اور پھر فرماتے "یااللہ تو سلامتی ہے سلامتی تجھی سے حاصل ہوسکتی ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۲-۲۶۳ چند دوسری مسنون دعائیں یہ ہیں۔

۱ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ : إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ ! فَقُلْتُ : وَ أَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ : فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۴۳
۲- كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة

دُبرِ کُلِّ صَلاَۃٍ ﴿ رَبِّ أَعِنِّیْ عَلَی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ ﴾ رَوَاہُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "اے معاذ ! مجھے تم سے محبت ہے" میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اچھا تو پھر ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا (ترجمہ) "اے میرے پروردگار ! مجھے اپنا ذکر' شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔" اسے احمد' ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲– عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلاَۃٍ مَکْتُوْبَةٍ ((لاَإِلَهَ إِلاَّ اللہُ وَحْدَہُ لاَ شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَ لاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتے تھے (ترجمہ) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لئے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

۳– عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلاَۃٍ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِیْنَ وَ حَمِدَ اللہَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِیْنَ وَ کَبَّرَ اللہَ ثَلاَثًا ثَلاَثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللہُ وَحْدَہُ لاَ شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَ إِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ' ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ' کہا اس نے ننانوے کی تعداد

۱– صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۳۶
۲– اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۷
۳– مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۱۴

پوری کی پھر سویں مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہا تو اس کے سارے گناہ' خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں' معاف کر دیئے جائیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ (١) (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوّذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد' ابوداؤد' نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔

٥- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نماز کے بعد پڑھی جانے والی کچھ ایسی دُعائیں ہیں جنہیں پڑھنے والا یا ان کا ذکر کرنے والا کبھی بھی (ثواب سے) محروم نہیں رہتا (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ' ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٣)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے' تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے (ترجمہ) "اللہ تعالٰی کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کو سزاوار ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اس کے لئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے اس کے سوا

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٢٦٨
٢- كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة
٣- كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة

کوئی الٰہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لئے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ أَنْ يَّمُوْتَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ(١) (صحيح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔" اسے نسائی' ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ (٢)

٨- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلاَةِ قَالَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ﴿ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى (٣)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرماتے (ترجمہ) "تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں۔ سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ ربُّ العالمین کی ذات ہے۔" اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے

١- سلسله احاديث الصحيحة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٩٧٢

٢- آیۃ الکرسی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّ لاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لاَ يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلاَ يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

ترجمہ = "اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی چیزیں ہیں' کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔" (سورۃ بقرۃ' آیت نمبر ٢٥٥)

٣- عدة الحصن الحصين رقم الحديث ٢١٣

مَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جائز امور کے مسائل

مسئلہ ۲۶۴ نماز میں خدا کے خوف سے رونا درست ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَ فِيْ صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہانڈی کے جوش کی آواز آ رہی تھی۔ اسے احمد' ابوداؤد' اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۵ نماز میں بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے عصا پر ٹیک لگانا یا کرسی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَسَنَّ وَ حَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُوْدًا فِيْ مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت اُمِّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک جب زیادہ ہوگئی اور موٹاپا بڑھ گیا تو آپ نماز کی جگہ پر عصا رکھتے اور دوران نماز اس سے ٹیک لگا لیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۶ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے نفل نماز کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۷۹۹
۲۔ صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۸۳۵

مسئلہ ۲۶۷ تکلیف دہ اور مضر چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ، اَلْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دو۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۸ کسی عذر کے باعث سجدے کی جگہ سے مٹی یا کنکر وغیرہ ہٹانے ہوں تو ایک مرتبہ دورانِ نماز ایسا کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ مُعَيْقِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ : إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے کے بارہ میں ارشاد فرمایا "اگر ایسا کرنا ضروری ہو' تو ایک بار کر لے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۹ امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو سُبحان اللہ اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت ہے۔

مسئلہ ۲۷۰ نمازی بوقت ضرورت' غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہئے۔ مثلاً بچے کو آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لئے کسی کو متوجہ کرنا ہو تو مرد کو سُبحان اللہ اور عورت کو تالی بجا کر متوجہ کرنے کی اجازت ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(نماز میں کوئی ضرورت پیش آنے پر) مردوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے

۱– صحیح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٨١٤
۲– اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٣١٨
۳– اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٢٤٤

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۱ نماز میں بچے کو اٹھانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ ابُو العاص کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا (حضور اکرم ﷺ کی نواسی) آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی آپ ﷺ رکوع فرماتے' تو امامہ رضی اللہ عنہا کو اتار دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے' تو پھر اسے اٹھا لیتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۲ دورانِ نماز کوئی سوچ آنے پر نماز باطل نہیں ہوتی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا وَ دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَ رَأَى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ : **ذَكَرْتُ وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چلے گئے پھر واپس تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تعجب کے آثار دیکھے' تو آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونا ہے اور مجھے ایک دن یا ایک رات کے لئے بھی اپنے گھر میں سونا رکھنا پسند نہیں' لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳ شیطان کے وسوسہ ڈالنے پر دوران نماز میں تعوذ پڑھنا جائز ہے۔

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ صَلَاتِيْ وَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **ذَاكَ شَيْطَانٌ**

۱– كتاب المساجد باب جواز حمل الصبيان في الصلاة   ۲– كتاب العمل في الصلاة باب تفكر الرجل الشئ في الصلاة

يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاَثًا قَالَ : فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّيْ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوتا ہے نیز میری قرات میں شک ڈالتا ہے۔" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شیطان کا نام "خنزب" ہے۔ جب اس کی اکساہٹ محسوس کرو، تو (دوران نماز ہی) تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ ...... پڑھو اور بائیں طرف (دل کے اوپر) تین مرتبہ تھوکو۔" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کردیا۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۴ کسی مصیبت کے موقعہ پر فرض نماز، خاص طور پر نمازِ فجر کی آخری رکعت کے قومہ میں ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے مسلمانوں کے لئے دُعا اور دشمنوں کے لئے بددُعا کرنا جائز ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۷۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۷۵ سُترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو دوران نماز ہی ہاتھ سے روک دینا جائز ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۲۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۷۶ سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ کپڑا رکھ لینا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور سخت گرمی میں جب ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیشانی زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا اپنا کپڑا بچھالیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۷ جوتے نجاست سے پاک ہوں تو جوتوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے

١– مختصر صحيح مسلم للالبانى رقم الحديث ١٤٤٨
٢– كتاب العمل فى الصلاة باب بسط الثوب فى الصلاة للسجود

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟" انہوں نے جواب دیا "ہاں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٣٢٥

اَلْمَمْنُوْعَاتُ فِی الصَّلاَةِ

نماز میں ممنوع امور کے مسائل

مسئلہ ۲۷۸ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلاَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۹ نماز میں انگلیاں چٹخانا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَی الْمَسْجِدِ فَلاَ يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِی الصَّلاَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی وضو کرکے مسجد کی طرف جائے، تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے کیونکہ وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔" اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۰ نماز میں جمائی لینے سے حتی الوسع پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِی الصَّلاَةِ فَلْيَكْظِمْ مَااسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کسی کو نماز میں

١- صحیح بخاری کتاب العمل فی الصلاة باب الخصر فی الصلاة
٢- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٥٢٦
٣- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٣٤٥

جمائی آئے' تو اسے حتیّ المقدُور روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۱ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانا منع ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلاَةِ إِلَی السَّمَاءِ أَوْ لَیُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو حالتِ نماز میں دُعا مانگتے ہوئے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۲ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۸۳ نماز میں کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں ''سدل'' کہلاتا ہے جو کہ منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ٦٦ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸۴ دورانِ نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بال درست کرنا نیز بلاعذر کوئی بھی حرکت کرنا منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۱۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸۵ سجدہ کی جگہ سے بار بار کنکریاں ہٹانا منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲٦۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸٦ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لاَ یَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلاً عَلَی الْعَبْدِ فِی الصَّلاَةِ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۳٦

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب بندہ توجہ ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔" اسے احمد 'ابوداؤد 'نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۷ تکیہ پر سجدہ کرنا یا گدّے پر نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۸۸ اشارے کی نماز میں سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکانا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِمَرِيْضٍ صَلَّى عَلَى وِسَادَةٍ دَعْهَا عَنْكَ تَسْجُدْ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَ إِلاَّ فَأَوْمِ إِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تکیہ پر نماز پڑھنے والے مریض سے آپ نے فرمایا "اسے ہٹادے اگر زمین پر سجدہ کرسکتا ہے تو کر اور اگر (بیماری کی وجہ سے) زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا تو نماز اشارے سے پڑھ اور سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۵۵
۲- سلسلہ أحادیث الصحیحہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۲۳

فَضْلُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نوافل کی فضیلت

۲۸۹ نمازِ ظہر سے قبل چار اور بعد میں دو 'نمازِ مغرب کے بعد دو 'نمازِ عشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت (مؤکدہ) پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے نماز ظہر سے پہلے چار رکعت' دو ظہر کے بعد' دو رکعت نماز مغرب کے بعد' دو رکعت نماز عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹۰ نماز فجر سے پہلے دو سنتیں دنیا جہان کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فجر کی دو رکعت (سنت مؤکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۱ ظہر سے قبل چار سنت ادا کرنے والے کے لئے آسمان کے

۱۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۳۸
۲۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳٤٠

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۰۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۲ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت سُنّت ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت (سنتیں) ادا کرے اللہ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۳ نمازِ عصر سے قبل چار رکعت (سُنّتِ غیر مؤکدہ) پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : رَحِمَ اللهُ امْرَءً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۴ نمازِ چاشت کی چار رکعت ادا کرنے والے کے دن بھر کے سارے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۹۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۵ نمازِ تراویح گذشتہ تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۹۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۶ رات کے کسی بھی حصہ میں سو کر اٹھنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے والے میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ کثرت سے یاد کرنے والوں میں

۱– صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۰۱
۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۵٤

شمار فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : إِذَا اسْتَیْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّیْلِ وَ أَیْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّیَا رَكْعَتَیْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَالذَّاكِرَاتِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب آدمی رات کو اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے اور دونوں دو رکعت نماز ادا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کا نام کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھ دیتے ہیں۔" اسے ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷ ایک سجدہ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کے نامہ اعمال میں ایک نیکی کا اضافہ فرماتے ہیں ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی ایک نیکی لکھتے ہیں ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷-۱ قیامت کے روز فرض نماز میں کوتاہی یا کمی کی کسر سنتوں اور نوافل سے پوری کی جائے گی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۹۸
۲- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۷۱

أَحْكَامُ السُّنَنِ وَ النَّوَافِلِ

سنتوں اور نوافل کے مسائل

مسئلہ ۲۹۸ رسول اللہ ﷺ جو نفل نماز باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے وہی اُمت کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ ۲۹۹ نمازِ ظہر سے قبل چار' بعد میں دو' نمازِ مغرب کے بعد دو' نمازِ عشاء کے بعد دو اور نمازِ فجر سے قبل دو' کل بارہ رکعتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

مسئلہ ۳۰۰ سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔

مسئلہ ۳۰۱ نفل نماز بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءِ وَ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلاً طَوِيْلاً قَائِمًا وَلَيْلاً طَوِيْلاً قَاعِدًا وَ كَانَ إِذَا قَرَءَ وَ هُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ قَاعِدٌ وَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارہ میں سوال کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے' پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے' پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت

١- كتاب الصلاة المسافرين باب جواز النافلة قائماً و قاعداً

(نفل) دو، دو رکعتیں ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۴ ایک سلام سے چار رُکعت سنّت یا نوافل ادا کرنے بھی درست ہیں۔

عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَیْسَ فِیْهِنَّ تَسْلِیْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَآءِ . رَوَاہُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت ابُو ایّوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ظہر سے قبل چار رکعت (سُنّت) جن میں سلام نہ ہو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۵ فجر کی سُنّتوں کے بعد تھوڑی دیر دائیں کروٹ لیٹنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا صَلّٰی أَحَدُكُمْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی فجر کی دو سنتیں پڑھے، تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔" اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۶ نمازِ جمعہ کے بعد چار یا دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۰۷ نمازِ ظہر کی پہلی چار سُنّتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ یُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۳) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں رہ جاتیں، تو ظہر کے بعد پڑھ لیتے تھے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۸ عصر سے قبل چار رکعت سُنّت غیر مؤکدہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً

۱– صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۳۱
۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۴۴
۳– صحیح سنن [illegible] للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث [illegible]

صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا . رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔" اسے ترمذی، اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۹ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت سُنّتِ مؤکدہ ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۸۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۱۰ نماز مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَلُّوْا قَبْلَ صَلاَۃِ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ. قَالَ: فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ کَرَاھِیَۃَ أَنْ یَتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا "مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو۔" تیسری مرتبہ فرمایا "جس کا جی چاہے پڑھے۔" حضور اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس خدشہ کے پیش نظر ادا فرمائے کہیں لوگ اسے سُنّتِ مؤکدہ نہ بنالیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۱ نمازِ جمعہ سے قبل نوافل کی تعداد مقرّر نہیں، جو جتنے چاہے پڑھے البتہ دو رکعت تحیۃُ المسجد ادا کرنے چاہئیں، خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۳۱۲ نمازِ جمعہ سے قبل سُنّتِ مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵۱-۳۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۱۳ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے سُنّت سے ثابت ہیں۔

عَنْ أَبِیْ أُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَ ھُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فِیْھِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَ قُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ . رَوَاہُ أَحْمَدُ (۳) (حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور ان میں سورہ زلزال اور قل یا ایھا الکافرون تلاوت فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۳۲
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۱۹
۳- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۷۸.

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ قَاعِدًا قَالَ : **مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَ مَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کے بارے میں سوال کیا' تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا اور لیٹ کر پڑھنے سے ایک چوتھائی ثواب ملتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۰ نوافل میں طویل قیام پسندیدہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : **طُوْلُ الْقُنُوْتِ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا "افضل نماز کون سی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جس میں قیام طویل کیا جائے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ : **أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے' تو آپ ﷺ کے پاؤں یا پنڈلیاں سُوج جاتیں آپ ﷺ سے اس بارہ میں کہا جاتا' تو آپ ﷺ فرماتے "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱ نفل عبادت' جو ہمیشہ کی جائے' پسندیدہ ہے' خواہ کم ہی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ : **أَدْوَمُهُ وَ إِنْ قَلَّ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا "کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟" فرمایا "جو ہمیشہ کیا جائے' خواہ تھوڑا ہی ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۲ سُنّت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔

صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۰۵
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۳۰
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۹۵
٤- کتاب المسافرین باب فضیلة العمل الدائم

سَجْدَةُ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ ۳۲۵ رکعات کی تعداد میں شک پڑنے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۲۶ سلام کے بعد سہو کے بارہ میں کلام نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۳۲۷ امام کی بھول پر سجدہ سہو ہے' مقتدی کی بھول پر نہیں۔

مسئلہ ۳۲۸ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۹ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کے لئے دوبارہ تشہد پڑھنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَ إِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار' تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہئے پھر یقین حاصل کرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کر لینے چاہئیں۔ اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۵۱

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ : أَ زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ ؟ قَالَ : لَا وَ مَا ذَاكَ ؟ فَقَالُوْا : صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں ۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں زیادتی کیسی؟" لوگوں نے عرض کیا "آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔" چنانچہ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔اسے احمد' بخاری' مسلم' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۰ پہلا تشہّد بھول کر نمازی قیام کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہّد کے لئے واپس نہیں آنا چاہئے بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرلینا چاہئے۔

مسئلہ ۳۳۱ اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے تشہّد میں بیٹھنا یاد آجائے تو بیٹھ جانا چاہئے ورنہ سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَ إِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہونے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے ۔ لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہو گیا ہو تو پھر نہ بیٹھے ۔ البتہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے ادا کرے۔" اسے احمد' ابوداؤد' اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۲ نماز میں کوئی سوچ آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۷۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✵

۱– صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۳۲۱
۲– صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۹۹٤

صَلاۃُ الْقَضَاءِ

قضاء نماز کے مسائل

مسئلہ ۳۲۳ اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز وقت پر ادا نہ کی جا سکے تو موقع ملتے ہی فوراً ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۳۲۴ قضا نماز باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَاءَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا کِدْتُ أُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ . قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : وَاللّٰہِ مَا صَلَّیْتُھَا فَقُمْنَا إِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَنَا لَہٗ فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے بعد قریش کو کوستے ہوئے آئے اور عرض کی "یارسول اللہ(ﷺ) ! میں نے سُورج غروب ہوتے ہوئے نماز عصر ادا کی۔" رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا "واللہ ! میں نے تو نماز عصر ادا نہیں کی۔" پھر ہم سب (مقام) بطحان میں آئے ' آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد پہلے نماز عصر (باجماعت) پڑھی پھر نماز مغرب ادا کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵ بھُول یا نیند کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے تو یاد آتے ہی (یا نیند سے آنکھ کھلتے ہی) فوراً ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ . مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّ

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۳۶۵

إِذَا ذَكَرَهَا ، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلاَّ ذٰلِكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اسے جب یاد آئے نماز پڑھ لے ۔ بھولی ہوئی نماز کا کوئی کفارہ نہیں مگر اسے ادا کر لینا ہی اس کا کفارہ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۶ نمازِ فجر کی پہلی دو سُنّتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے بعد یا سورج نکلنے کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **صَلاَةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ** فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت قیس بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا' تو فرمایا "صبح کی نماز تو دو' دو رکعت ہے؟" اس آدمی نے جواب دیا "میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں' لہٰذا وہ اب پڑھی ہیں ۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جواب سن کر خاموش ہوگئے (یعنی اس کی اجازت دے دی) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت صحابی کے کسی فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا محدثین کی اصطلاح میں "سنت تقریری" کہلاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۷ رات کو وتر ادا نہ کئے ہوں تو صبح کے وقت پڑھے جاسکتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۳۸ حائضہ کے لئے حیض کے دنوں کی نماز کی قضاء نہیں ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۳۹۷
۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۲۸
۳- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۳٤۷

عَنْ مُعَاذَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا أَنَّ امْرَأَۃً قَالَتْ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا أَ تَجْزِیْ إِحْدَانَا صَلاَتَہَا إِذَا طَہُرَتْ فَقَالَتْ أَحْرُوْرِیَّۃٌ أَنْتِ کُنَّا نَحِیْضُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَلاَ یَأْمُرُنَا بِہٖ أَوْ قَالَتْ فَلاَ نَفْعَلُہٗ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا "عورت حیض سے پاک ہو تو اسے قضاء نمازیں پڑھنی چاہئیں؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "کیا تو خارجی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں ہمیں حیض آتا مگر ہمیں قضاء نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔" یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا "ہم قضاء نماز نہیں پڑھتی تھیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۹ ایام جاہلیت میں ادا نہ کی گئی نمازوں کی قضاء (قضاء عمری) سنت سے ثابت نہیں۔

۱– کتاب الحیض باب لا تقضی الحائض الصلاۃ

صَلَاةُ الْجُمُعَةِ
نماز جمعہ کے مسائل

مسئلہ ۳۴۰ نماز جمعہ ' ہفتہ بھر کے وقفے میں سرزد ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کی باعث بنتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نماز گذشتہ نماز تک کے' جمعہ ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچاجائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۱ بلا عذر جمعہ چھوڑنے والوں کے گھروں کو رسول اکرم ﷺ نے جلا ڈالنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارہ میں فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۳۳۰ ۲ – مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۲۶

مسئلہ ۳۴۲ شرعی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ گمراہی کی مہر لگا دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَاطَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے تین جمعے غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔" اسے ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے روایت ہے۔

مسئلہ ۳۴۳ غلام' عورت' بچے' بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ أَوْ اِمْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٣) (صحيح)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غلام' عورت' بچے اور بیمار کے علاوہ جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۴ جمعہ کے روز غسل کرنا' مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَ أَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ

---

(١) صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٩٢٨
(٢) صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء الخامس رقم الحديث ٥٢٨١
(٣) صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٩٤٢

النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بالغ (مسلمان) کو جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے، مسواک کرنا چاہئے اور جس قدر خوشبو میسر ہو لگانی چاہئے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٢٥ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٢٦ جمعہ میں دو خطبے ہیں، دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يُذَكِّرُ النَّاسَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٣)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے خطبے میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٢٧ امام کو منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے نمازیوں کو سلام کہنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٤) (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٢٨ خطبہ جمعہ عام خطبہ کی نسبت مختصر اور نماز جمعہ عام نماز کی نسبت لمبی پڑھانی چاہئے۔

١– صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٣١٠
٢– صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٢١٩
٣– كتاب الجمعة باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة ٤– صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٩١٠

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ **طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَ قِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ .** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (جمعہ) کا خطبہ مختصر اور نماز لمبی پڑھانا امام کی عقلمندی کی دلیل ہے ۔ لہٰذا خطبہ مختصر دو اور نماز لمبی پڑھو۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۹ جمعہ کے دن زوال سے قبل' زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سورج ڈھلے پڑھاتے تھے۔ اسے احمد' بخاری' ابوداؤد' اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مزید احادیث مسئلہ نمبر ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۵۰ جمعہ کا خطبہ شروع ہوچکا ہو تو آنے والے نمازی کو دوران خطبہ مختصر سی دو رکعت (تحیۃ المسجد) نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ : **يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَ تَجَوَّزْ فِيْهِمَا** ثُمَّ قَالَ : **إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں سلیک غطفانی آئے اور بیٹھ گئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے سلیک ! اٹھ کر مختصر سی دو رکعت ادا کرلو۔" پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت مختصر سی نماز ادا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱– كتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة
۲– صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٤١٥
۳– كتاب الجمعة باب التحية والامام يخطب

مسئلہ ۳۵۱ نماز جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرّر نہیں البتہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۳۵۲ نمازِ جمعہ سے قبل سُنّتِ مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَ فَضْلُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا' پھر مسجد میں آیا اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی' ادا کی پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس کے جمعہ سے جمعہ تک گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کا فضل عطا کیا جاتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳ دورانِ خطبہ کسی کو اونگھ آجائے تو اسے اپنی جگہ بدل لینی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جسے جمعہ کے وقت اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۴ دورانِ خطبہ بات کرنا یا بے توجہی کرنا سخت بے ہودہ بات ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا "خاموش رہو" اس نے بھی لغو بات کی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۳۵۵ خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔

۱– مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۲۰ ۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۳۶۔
۳– مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۱۹

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔اسے احمد' ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کرکے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے "گوٹھ" مارنا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳۵۶ نمازِ جمعہ کے بعد اگر مسجد میں سنتیں ادا کرنی ہوں تو چار اگر گھر جاکر ادا کرنی ہوں تو دو ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو۔" اسے احمد' مسلم' ابوداؤد' نسائی' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جمعہ پڑھتے تو اپنے گھر واپس آکر دو رکعت ادا کرتے اور فرماتے رسول اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۷ نمازِ جمعہ دیہات میں بھی ادا کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے دیہات جواثی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ اگر جمعہ کے روز عید آجائے' تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ہی ادا کی جائے

۱- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۸۲
۲- صحیح مسلم کتاب الجمعة باب الصلاة بعد الجمعة
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٢٤
٤- کتاب الجمعة باب الجمعة فی القری والمدن

تب بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَ إِنَّا مُجَمِّعُوْنَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید اور دوسرا جمعہ) اکٹھی ہوگئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔“ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٥٩ نماز جمعہ کے بعد احتیاطی نمازِ ظہر ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ٣٦٠ نمازِ جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی دُرود و سلام پڑھنا اور نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دُعا کرنا سُنّت سے ثابت نہیں ہیں۔

١– صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٩٤٨

صَلَاةُ الْوِتْرِ

نماز وتر کے مسائل

مسئلہ ٣٦١ نمازِ وتر کی فضیلت

مسئلہ ٣٦٢ نمازِ وتر کا وقت نماز عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز تمہیں دی ہے جو تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نمازِ وتر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نمازِ عشاء اور طلوعِ فجر کے درمیان رکھا ہے۔" اسے احمد ' ابوداؤد ' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٦٣ وتر نماز عشاء کا حصّہ نہیں بلکہ رات کی نماز (قیام اللّیل یا تہجد) کا حصّہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اُمّت کی سہولت کے لئے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

مسئلہ ٣٦٤ وتر رات کے آخری حصّہ میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَ مَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَ هِيَ أَفْضَلُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

١- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٣٧٣

٢- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٣٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جسے پچھلی رات آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ کر سونا چاہئے اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ پچھلی رات کی قرآت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔" اسے احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۵ وتر سُنّت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَ لٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر فرض کی طرح ضروری نہیں لیکن سُنّت ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۶ سنتیں اور نوافل سواری پر پڑھنے جائز ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِيْ إِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دوران سفر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر اشارے سے رات کی نماز ادا فرماتے جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا وتر بھی سواری پر ادا فرمالیتے لیکن فرض نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۷ وتروں کی تعداد ایک، تین اور پانچ ہے، جو جتنے چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحيح)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمّہ ہے البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔" اسے

۱- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۵۸۲
۲- كتاب الوتر باب الوتر في السفر
۳- صحيح سنن ابي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۶۰

ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۸ تین وتر ادا کرنے کے لئے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک وتر پڑھنے کا طریقہ افضل ہے البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَآءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کرکے وتر بناتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لاَ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب سات یا پانچ وتر ادا فرماتے تو ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے (یعنی ایک ہی سلام سے پڑھتے) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۹ نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لاَ يُوْتِرُوْا بِثَلاَثٍ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَ لاَ تَشَبَّهُوْا بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین وتر (نمازِ مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو (نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھ کر) مغرب کی نماز سے مشابہت نہ کرو۔" اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۰ وتروں میں دُعائے قنوت رُکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز

۱– کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ اللیل و عدد رکعات النبی فی اللیل

۲– صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۱۸

۳– التعلیق المغنی الجزء الثانی رقم الصفحة ۲۵

ہے۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں دُعا قنوت رُکوع سے پہلے پڑھتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے رُکوع کے بعد دُعا قنوت مانگی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۱ حسبِ ضرورت قنوت تمام نمازوں یا بعض نمازوں کی آخری رکعت میں رُکوع کے بعد مانگی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۲ قنوت پڑھنی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۷۳ قنوت کے بعد دوسری دُعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۷۴ حسبِ ضرورت قنوت غیر معینہ مدّت تک مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۵ جب امام بلند آواز سے قنوت پڑھے ' مقتدیوں کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْ عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَ يُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں (حالت قومہ میں) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد بنی سلیم

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۹۷۰
۲- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۹۷۲
۳- صحيح سنن ابي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۸۰

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لاَ أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ”یا اللہ ! میں تیری رضا کے واسطے سے تیرے غصہ سے پناہ طلب کرتا ہوں تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ہر معاملہ میں) تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو یقیناً ویسا ہی ہے جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کی۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۸ تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ لَا يُسَلِّمُ إِلاَّ فِيْ آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام کے آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۹ وتروں کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ“ کہتے اور تیسری مرتبہ الفاظ کو لمبا کر کے پڑھتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۰ جو شخص وتر پچھلی رات ادا کرنے کے ارادے سے سو جائے لیکن جاگ نہ سکے تو وہ نماز فجر سے پہلے یا سورج طلوع ہونے کے بعد

۱– صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٤٨
۲– صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٠٦
۳– صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٠٤

ادا کر سکتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو وتر پڑھنے کے لئے جاگ نہ سکے وہ صبح ادا کر لے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۱ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

مسئلہ ۳۸۲ نمازِ عشاء کے بعد وتر ادا کر لیا ہو تو نمازِ تہجد کے بعد وتر ادا نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ طَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت طلق بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۳/۳۸۴ وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۸۷
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۱

صَلَاۃُ التَّھَجُّدِ

نمازِ تہجّد کے مسائل

مسئلہ ۳۸۵ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلَاۃُ اللَّیْلِ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، تہجد کی نماز ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۶ نمازِ تہجّد (قیامُ اللّیل) کی مسنون رکعات کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ تیرہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ ؟ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَّ ثَلَاثٍ وَ سِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّ ثَمَانٍ وَّ ثَلَاثٍ وَّ عَشْرٍ وَّ ثَلَاثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِأَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ . رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن ابو قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کتنی پڑھتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "کبھی چار نفل اور تین وتر (کل سات رکعات) کبھی چھ نفل اور تین وتر (کل نو رکعت) کبھی آٹھ نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعت) کبھی دس نفل اور تین وتر (کل تیرہ رکعت) ادا فرماتے" آپ ﷺ کی رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٦١٠
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٢١٤

وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے۔ ”اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے ' تو وہ تیرے غلام ہیں (تو کر سکتا ہے) اگر بخش دے تو غالب ہے حکمت والا بھی ہے۔“ (تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں) اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ نمازِ تہجد میں رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعا استفتاح پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ : **اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ إِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ .** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نمازِ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے ' تو شروع میں یہ دعا پڑھتے یا اللہ تعالیٰ جبرائیل ' میکائیل اور اسرافیل کے رب ' زمین و آسمان پیدا کرنے والے ' حاضر اور غائب کے جاننے والے ' لوگ جن (دینی) معاملات میں اختلاف کر رہے ہیں (قیامت کے روز) تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا۔ یا اللہ تعالیٰ ! جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں میری رہنمائی فرما۔ یقیناً جسے تو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱– صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۱۰
۲– کتاب صلاة المسافرین باب صلاة النبی و دعائه باللیل

صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ

نمازِ تراویح کے مسائل

مسئلہ ۳۹۱ نمازِ تراویح گذشتہ تمام صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِیْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیّت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۲ قیام رمضان یا نمازِ تراویح باقی مہینوں میں تہجّد یا قیام اللّیل کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۳۹۳ نمازِ تراویح (یا تہجّد) کی مسنوُن رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنوُن رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَیْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ : مَا كَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَ لَا فِیْ غَیْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً یُصَلِّیْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۲)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "رسول اللہ

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۳۵
۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ٤٢٦

ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۴ نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے۔

مسئلہ ۳۹۵ نمازِ تراویح دو' دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۳۹۶ وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ أَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ إِلَی الْفَجْرِ إِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۷ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نمازِ تراویح باجماعت پڑھائی جن میں آٹھ رکعتوں کے علاوہ تین وتر بھی شامل ہیں۔

مسئلہ ۳۹۸ ان تین دنوں میں رسول اکرم ﷺ نے علیحدہ تہجد پڑھی نہ وتر پڑھے یہی نماز باجماعت آپ کی تہجد یا قیام رمضان یا تراویح تھی۔

مسئلہ ۳۹۹ خواتین نمازِ تراویح کے لئے مسجد جا سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمْ یُصَلِّ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّہْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا فِی السَّادِسَۃِ وَ قَامَ بِنَا

۱۔ صحیح مسلم کتاب المسافرین باب صلاۃ اللیل و عدد رکعات النبی فی اللیل

فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ ؟ فَقَالَ : **إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ** ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلاَثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلاَحَ قُلْتُ لَهُ وَ مَا الْفَلاَحُ ؟ قَالَ : اَلسَّحُوْرُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تائیسویں رات) تہائی رات گزر جانے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی ۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدھی گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی ۔ ہم نے کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا اچھا ہو اگر آپ ہمیں اس رات کا باقی حصہ بھی نفل نماز پڑھائیں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے امام کے (مسجد سے) لوٹنے تک امام کے ساتھ قیام کرلیا (باجماعت نماز پڑھی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔" پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتی کہ تین روزے باقی رہ گئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی ۔ جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا "فلاح کیا ہے؟" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری !" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۰ فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۱ تین دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : لَمْ يَفْقَهْ مَنْ

١- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٦٤٦

٢- كتاب الاذان باب امامة العبد والمولى

قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ لَیَالٍ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے تین رات سے کم وقت میں قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۲ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلافِ سُنّت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لاَ أَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰهِ قَرَءَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتّٰی الصَّبَاحَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن صبح تک ختم کیا ہو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۳ ہر دو یا چار تراویح کے بعد تسبیحات پڑھنے کے لئے وقفے کا اہتمام کرنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۴۰۴ نمازِ تراویح کے بعد بلند آواز سے درُود شریف پڑھنا سُنّت سے ثابت نہیں۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۴۲
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۰۸

صَلَاةُ السَّفَرِ

نماز قصر کے مسائل

مسئلہ ۴۰۵ سفر میں نماز قصر ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا(اللہ تعالیٰ کا حکم ہے) کہ اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنہ کا خوف ہو تو نماز قصر ادا کرنے میں کوئی ہرج نہیں لیکن اب تو زمانہ امن ہے (لہٰذا قصر کا جواز ختم ہو گیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس بات پر تمہیں تعجب ہوا ہے مجھے بھی تعجب ہوا تھا لہٰذا میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا "(قصر کی رعایت) اللہ کی طرف سے تم لوگوں پر صدقہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۶ طویل سفر در پیش ہو' تو شہر سے نکلنے کے بعد قصر شروع کی جاسکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں نماز ظہر چار

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۳۳
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۳۵

رکعت اور نماز عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت "ذوالحلیفہ" مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

مسئلہ ۴۰۷ رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لئے قطعی مسافت مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ۹، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۵ اور ۴۸ میل کی مختلف روایات منقول ہیں۔

مسئلہ ۴۰۸ مذکورہ روایات میں سے ۹ میل کی مسافت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) سفر کرتے تو نماز قصر ادا فرماتے۔ میل یا فرسخ کا شک یحییٰ کے شاگرد شعبہ کو ہے۔اسے احمد، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں زمانہ امن میں نماز قصر پڑھائی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَ يُفْطِرَانِ فِيْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ . ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم چار برد (اڑتالیس میل) پر قصر کرتے اور روزہ بھی ترک فرمادیتے۔اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۰
۲۔ کتاب تقصیر الصلاۃ باب الصلاۃ بمنیٰ
۳۔ الجزء الثانی رقم الصفحہ ۵۶۵

يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَآءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور عصر (اسی وقت) جمع فرمالیتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا ارادہ ہوتا تو نمازِ ظہر مؤخر کر کے نمازِ عصر کے وقت دونوں نمازیں ادا فرمالیتے اسی طرح نماز مغرب ادا فرماتے یعنی اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سُورج غروب ہو جاتا ہے تو مغرب اور عشاء (اسی وقت) جمع فرمالیتے۔ اگر سُورج غروب ہونے سے پہلے سفر فرماتے' تو نمازِ مغرب مؤخر کر کے عشاء کے وقت دونوں جمع فرمالیتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۳ دو نمازیں باجماعت جمع کرنے کا مسنُون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے' تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور نماز عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں اسے احمد' مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۴ نمازِ قصر میں فجر' ظہر' عصر' اور عشاء کے دو' دو فرض اور مغرب کے تین فرض شامل ہیں۔

مسئلہ ۴۱۵ مسافر' مقیم کی امامت کراسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۱۶ مسافر امام کو نماز قصر ادا کرنی چاہیئے لیکن مقیم مقتدی کو بعد میں اپنی نماز پُوری کرنی چاہیئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سَفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلاَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَ إِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُوْلُ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ آخَرَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۷
۲- صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی

رَوَاہُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی - فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز مغرب کے سوا لوگوں کو دو' دو رکعتیں پڑھاتے رہے اور (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرما دیتے "مکہ والو ! اٹھ کر اپنی نماز پوری کرلو ہم مسافر ہیں-" اسے احمد نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۴۱۷ سفر میں وتر بھی ادا کرنے چاہئیں-

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں-

دوران سفر میں فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد یہ ہے-

نماز	فرض	سنتیں	نماز	فرض	سنتیں
فجر	۲	۲	مغرب	۳	—
ظہر	۲	—	عشاء	۲	۱ وتر
عصر	۲	—	جمعہ	۲	—

وضاحت دوران سفر مسافر کو نماز جمعہ کی بجائے نماز ظہر کی قصر ادا کرنی چاہئے البتہ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے والا مسافر دوسروں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرسکتا ہے-

مسئلہ ۴۱۸ سفینہ (بحری جہاز' ہوائی جہاز' ریل گاڑی وغیرہ) میں فرض نماز ادا کرنا جائز ہے-

مسئلہ ۴۱۹ کوئی خطرہ نہ ہو تو سواری پر کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہئے' ورنہ بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَ أُصَلِّيْ فِي السَّفِيْنَةِ ؟ قَالَ : صَلِّ فِيْهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سفینہ میں نماز پڑھنے کے بارے سوال کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر ڈوبنے کا خطرہ نہ ہو' تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرو-" اسے بزار اور دار قطنی نے روایت کیا ہے-

---

۱- ۴۳۱/۴
۲- صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۳۶۷۱

مسئلہ ۴۲۰ سُنّتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کئے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۲۱ نماز شروع کرنے سے پہلے سورای کا رخ قبلہ کی طرف کرلینا چاہئے بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۴۲۲ دورانِ سفر اگر سواری کا رُخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جس رُخ پر ہو' اُسی رُخ پر نماز ادا کرلینی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا إِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ خَلَّى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سورای پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اسے قبلہ رُخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری جدھر جاتی اسے جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۳ سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی جو سفر پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے' رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں فرمایا "جب تم دونوں سفر کے لئے نکلو (تو نماز کے وقت) اذان کہنا پھر اقامت کہنا اور پھر تم دونوں میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۴ سفر میں سُنّتیں نفل کا درجہ رکھتی ہیں۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۸٤

۲- کتاب الاذان باب الاذان للمسافرین

عَنْ حَفْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِيْ فِرَاشَهُ فَقَالَ : حَفْصٌ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ : لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں نمازِ قصر ادا کرتے اور اپنے بستر پر آ جاتے حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے کہا "چچا جان ! اگر آپ نماز قصر کے بعد دو رکعت (سنّت) ادا فرما لیتے تو کتنا اچھا ہوتا؟" عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اگر مجھے سنّتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں فرض پورے کرتا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵ مسافر مقتدی کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَيُصَلِّيْهَا بِصَلَاتِهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکّہ مکرّمہ میں دس رات ٹھہرے اور قصر نماز ادا کرتے رہے۔ مگر جب امام کے پیچھے پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٣٧

۲- کتاب قصر الصلاة باب صلاة المسافر إذا لم یجمع مکثا

جَمْعُ الصَّلاَةِ

نمازیں جمع کرنے کے مسائل

مسئلہ ۴۲۶ بارش کی وجہ سے دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَا للهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَ إِذَا جَمَعَ الْأُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۱)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حکام کے ساتھ مل کر مغرب اور عشاء کی نماز بارش کی وجہ سے جمع کر لیتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ ایام جاہلیت کی فوت شدہ نمازیں حاضر نمازوں کے ساتھ جمع کرنا (قضاء عمری) سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۴۲۸ دوران سفر دو نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۱۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۴۲۹ دو نمازیں جمع کرنے کے لئے اذان ایک مرتبہ لیکن اقامت الگ الگ کہنی چاہئے۔

مسئلہ ۴۳۰ دورانِ سفر جمع نمازیں قصر کر کے ادا کرنی چاہئیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۴۳۱ دورانِ حضر میں جمع نمازیں پوری پڑھنی چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ظہر اور عصر کی) آٹھ رکعتیں اور (مغرب اور عشاء کی) سات رکعتیں جمع کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلاتين في الحضر و السفر ۲۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۴۱۱

صَلَاةُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کے مسائل

۴۳۲ نمازِ جنازہ کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيْ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنُ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ . قَالَ : وَ مَا الْقِيْرَاطَانِ ؟ قَالَ : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز پڑھے' اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص میّت دفن کرنے تک موجود رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! قیراطان کا کیا مطلب ہے؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۳۳ نمازِ جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں۔ نہ رُکوع ہے نہ سجدہ۔

۴۳۴ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچادی جس روز وہ فوت ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الجنائز باب من انتظر حتی تدفن

۲۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۳۸

مسئلہ ۴۳۵ لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جائیں۔

مسئلہ ۴۳۶ نمازِ جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سُنّت سے ثابت نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ تُوُفِّیَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ . قَالَ : فَصَفَفْنَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ وَ نَحْنُ صُفُوْفٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آج حبش کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہوگیا ہے' لہٰذا آؤ اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔" حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی' نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۷ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اسے ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۳)

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی' تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا "جان رکھو یہ سنت ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۸ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف' تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا مسنون ہے'

مسئلہ ۴۳۹ نماز جنازہ میں سری یا جہری قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

۱- كتاب الجنائز ، باب الصفوف على الجنازة ۲- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۵
۳- مختصر صحيح بخاری للزبيدی رقم الحديث ۶۷۳

مسئلہ ۴۴۰ سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورہ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ وَحَقٌّ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ . (۱) (صحیح)

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورت اونچی آواز میں پڑھی' جو ہم نے سنی جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے' تو میں نے ان کو ہاتھ سے پکڑا اور (قرآت کے بارہ) میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا "میں نے جہری قرآت اس لئے کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سُنّت ہے۔" اسے بخاری ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى سِرًّا فِی نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِی التَّكْبِيْرَاتِ لَا يَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِیْ نَفْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ . (۲) (صحیح)

حضرت ابُو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سُورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر) کے بعد خلوصِ دل سے میّت کے لئے دُعا کرنا اور اونچی آواز سے قرآت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سُنّت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۱ درُود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دُعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دُعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا

۱- أحكام الجنائز للألبانی رقم الصفحه ۱۱۹

۲- مسند الشافعی الجزء الاول رقم الحديث ۵۸۱

وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دُعا پڑھا کرتے تھے ۔ "یااللہ ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مَردوں اور عورتوں کو بخش دے ۔ یااللہ ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہتا ہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے ایمان پر موت دے۔ یااللہ ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ ۔ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔" اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عنه وَاكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور میں نے وہ دُعا یاد کر لی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعاء پڑھی۔"یااللہ تعالیٰ ! اسے بخش دے ۔ اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما۔ اس کی باعزّت مہمانی کر۔ اس کی قبر کشادہ فرما دے ۔ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے ۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل و عیال سے بہتر اہل و عیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنّت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ ۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دُعا سن کر میں نے یہ خواہش کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٢٢ بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دُعا پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ

١ - صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ١٢١٧

٢ - مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ٤٧٧

سَلَفًا وَ فَرَطًا وَ ذُخْرًا وَ أَجْرًا . رواه البخاری (١)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچے پر جنازہ پڑھتے تو اس میں سُورہ فاتحہ پڑھتے اور یہ دُعا کرتے ۔ "یااللہ ! اس بچے کو ہمارے لئے پیش رو، میرِ کارواں ذخیرہ اور باعثِ اجربنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۳ نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے امام کو مرد کے سر اور عورت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ ، قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ فَجِيْءَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى ، بِامْرَأَةٍ . فَقَالُوْا : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! صَلِّ عَلَيْهَا ، فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ . فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَ قَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : احْفَظُوْا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢)

حضرت غالب حناط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری موجودگی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کے جنازے پر نماز پڑھائی اور میّت کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک عورت کا جنازہ لایا گیا اور اس کی میّت کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی ۔ حضرت علاء بن زیاد بھی وہاں موجود تھے انہوں نے مرد اور عورت کی میّت پر امام کا مختلف جگہ کھڑا ہونا دیکھا' تو پوچھا "اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ ! کیا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مرد اور عورت کے جنازے پر اسی طرح کھڑے ہوتے تھے ؟" حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "ہاں ایسے ہی کھڑے ہوتے تھے۔" اسے احمد' ابن ماجہ' ترمذی' اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۴ نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ تَكْبِيْرَاتِ الْجَنَازَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے ۔ اسے بخاری نے

١- كتاب الجنائز باب قرآة فاتحة الكتاب على الجنازة
٢- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٢١٤
٣- نيل الاوطار الجزء الرابع رقم الصفحه ٦٨

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۵ نمازِ جنازہ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاوُوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بِهِمَا عَلٰى صَدْرِهِ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھ کر مضبوطی سے سینے پر باندھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۶ نمازِ جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً ۔ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ. (۲) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام کہا۔ اسے دار قطنی ' حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۷ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۴۸ عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ أَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَتْ : اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَى ابْنَیْ بَيْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَ أَخِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "حضرت سعد کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز جنازہ ادا کرسکوں۔" لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "اللہ کی

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۶۸۷
۲- أحکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۲۸
۳- کتاب الجنائز ، باب الصلاة علی الجنازة فی المسجد

قسم ! رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۹ قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (٤) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۰ قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۵۱ میت دفنانے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْتَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا' تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۱-۱ ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ ۴۵۲ میت میں مرد اور عورتیں ہوں' تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہئے۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ. (٢)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان' عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے' تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

۱– أحكام الجنائز للالباني رقم الصفحه ۱۰۸
۲– نيل الاوطار كتاب الجنائز الصلاة على الغائب بالنية و على القبر إلى الشهر
۳– كتاب الجنائز، باب جامع الصلاة على الجنائز

صَلَاةُ الْعِيْدَيْنِ
نمازِ عیدین کے مسائل

مسئلہ ۴۵۲ عیدُ الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سُنّت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۳ نمازِ عید کے لئے پیدل جانا اور واپس آنا سُنّت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۴ عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سُنّت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۵ نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سُنّت ہے۔

١ - كتاب العيدين باب اكل يوم الفطر قبل الخروج
٢ - صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٠٧١
٣ - كتاب العيدين باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد

مسئلہ ۴۵۶ نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵۷ عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۴۵۸ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی مسنون ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدُ الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۵۱۱ ۲- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ۴۲۷

۳- كتاب الصلاة باب ما جاء في التكبير و القرأة في صلاة العيدين

مسئلہ ۴۵۹ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ' حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۰ نمازِ عید سے قبل یا بعد کوئی نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ اضْحٰی أَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عیدُ الفطر کے دن نماز کے لئے تشریف لے گئے دو رکعتیں نماز پڑھائی نہ اس سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھی نہ اس کے بعد۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۱ نماز عید کے بعد گھر واپس جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعِیْدِ شَیْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلٰی مَنْزِلِہٖ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ . رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نمازِ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے البتہ (نماز عید کے بعد) جب گھر واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۲ اگر جمعہ کے روز عید آجائے' تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نمازِ ظہر ادا کی جائے' تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ أَنَّہُ قَالَ : اِجْتَمَعَ عِیْدَانِ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فَمَنْ شَآءَ أَجْزَأَہُ مِنَ الْجُمُعَۃِ وَ إِنَّا مُجَمِّعُوْنَ . رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ (۳) (صحیح)

۱ – اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۵۰۹ ۲ – مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۳۰
۳ – صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۹
٤ – صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہوگئی ہیں' جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے۔ لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۳ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آئے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے' تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ ۴۶۴ اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے' تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہئے اور زوال کے بعد اطلاع ملے' تو نماز عید دوسرے روز ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ : أَنْ يُّفْطِرُوْا ، وَ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَّغْدُوْا إِلَى مُصَلَّاهُمْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو کہ اصحاب نبی میں سے تھے' روایت کرتے ہیں کہ بعض سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گذشتہ روز (شوال کا) چاند دیکھا ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور فرمایا لوگ کل صبح (نمازِ عید کے لئے) عید گاہ میں آئیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۵ عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۴۶۶ عیدُ الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيْدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذَالِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عیدُ الفطر عیدالاضحیٰ کی نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے' تو آپ (عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ) نے امام کے (نماز میں

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۶۲

۲- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث [illegible]

دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا "ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے۔" وہ اشراق کا وقت تھا۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۷ عید گاہ آتے جاتے تکبیریں پڑھنا سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَغْدُوْا إِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلّٰى حَتّٰى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيْرَ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں کہنی چھوڑ دیتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مسنون تکبیر یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ ۴۶۸ اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جا سکے تو دو رکعت تنہا ادا کرلینی چاہئیں۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِيْ غَنِيَّةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی غنیہ کو زاویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی غنیہ نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں، جس طرح امام پڑھتا ہے اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعت نماز ادا کرلے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الصلاة باب في صلاة العيدين رقم الحديث ٤٤٥
۲- كتاب العيدين ، باب إذا فاته العيد يصلي ركعتين

صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے مسائل

مسئلہ ۴۶۹ نماز استسقاء (بارش طلب کرنے) کے لئے نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں گھروں سے نکلنا چاہئے۔

مسئلہ ۴۷۰ نمازِ استسقاء بستی سے باہر کھلے میدان میں باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نمازِ استسقاء کے لئے مسکینی ' عاجزی کے ساتھ (مدینہ سے) اور زاری کی حالت میں نکلے اور اسی حالت میں نماز کی جگہ پہنچے۔اسے ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷۱ نمازِ استسقاء کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

مسئلہ ۴۷۲ نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

مسئلہ ۴۷۳ نمازِ استسقاء میں قرآت بلند آواز سے کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

---

۱ – صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۳۲
۲ – مختصر صحيح بخاری للزبيدی رقم الحديث ٥٥٤

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جب رسول اکرم ﷺ نمازِ استسقاء کے لئے نکلے تو) اپنی پُشت لوگوں کی طرف کی اور منہ قبلہ کی طرف کیا' دُعا کی پھر اپنی چادر الٹی اور ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں بلند ہاتھ سے قرآت کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷۴ بارش کے لئے دُعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

مسئلہ ۴۷۵ نمازِ استسقاء کے بعد دُعا کرتے وقت ہاتھ اتنے بلند کرنے چاہئیں کہ ہاتھوں کی پُشت آسمانوں کی طرف ہو جائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَآءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نمازِ استسقاء میں ہاتھوں کی پُشت آسمان کی طرف کرکے دُعا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷۶ بارش طلب کرنے کی دو مسنون دُعائیں یہ ہیں۔

۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ : **أَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ أَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ** . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بارش کے لئے یہ دُعا فرماتے "الٰہی ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام فرما دے اور مُردہ زمین کو ہرا بھرا کر دے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ (ﷺ) رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ : **أَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا أَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا أَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا** . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خطبہ جمعہ کے دوران) نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور (بارش کے لئے یوں دُعا فرمائی "یا اللہ ! ہم پر رحمت فرما' اے اللہ ! ہم پر رحمت فرما' اے اللہ ! ہم پر رحمت فرما۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب صلاۃ الاستسقاء باب رفع الیدین بالدعاء

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۴۳

۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۵۳

مسئلہ ۴۷۷ بارش ہوتے وقت یہ دُعا مانگنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ : **اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بارش برستے دیکھتے تو فرماتے "یا اللہ تعالیٰ ! فائدہ پہنچانے والی بارش برسا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷۸ کثرتِ باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دُعا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : **أَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا أَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کثرتِ باراں کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور پھر دُعا فرمائی "یا اللہ ! ہماری بجائے ارد گرد کے علاقوں پر بارش برسا۔ میرے اللہ ! ٹیوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور درخت اُگنے کی جگھوں پر بارش برسا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

★

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۵۶
۲۔ صحیح مسلم کتاب الصلاۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء

صَلَاةُ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کے مسائل

مسئلہ ۴۷۹ نمازِ خوف کے لئے سفر شرط نہیں۔

مسئلہ ۴۸۰ نمازِ خوف کے بارے میں رسُولِ اکرم ﷺ سے کئی طریقے ثابت ہیں' جنگ کی صورتحال کے پیش نظر جس طرح کا موقع ہو اُسی کے مطابق نماز ادا کی جائے گی۔

مسئلہ ۴۸۱ اگر خوف سفر میں ہو تو چار رکعت والی نماز (ظہر' عصر اور عشاء) قصر کر کے دو رکعت ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کر کے باقی ایک رکعت میدان جنگ میں جاکر ادا کرے گا اس دوران باقی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کر کے باقی ایک رکعت میدان جنگ میں واپس جاکر ادا کرے گا۔

مسئلہ ۴۸۲ اگر خوف حضر میں ہو تو چار رکعت والی نماز پوری ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے باقی دو رکعت میدان جنگ میں جاکر ادا کرے گا۔ اس دوران باقی لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے باقی دو رکعت واپس میدان جنگ میں جاکر ادا کرے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى

الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَ قَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ وَ جَاءَ أُوْلَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَضَى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَ هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو جنگ کے وقت ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ لشکر کا دوسرا حصہ دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف رہا۔ پھر نماز پڑھنے والا حصہ دشمن کے سامنے آگیا اور دوسرے حصہ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ پھر پہلے اور دوسرے دونوں حصوں نے اپنی (باقی) ایک ایک رکعت (میدان جنگ میں الگ الگ) پوری کرلی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ وَ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ رقاع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ نماز کی نیت باندھی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اور وہ چلا گیا' پھر لشکر کے دوسرے حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوگئیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۳ زیادہ خوف کی صورت میں جس حالت میں ممکن ہو نماز ادا کی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدُّ مِنْ ذَالِكَ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَانًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخوف کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا "اگر خطرہ زیادہ ہو تو پیدل یا سوار (جیسے بھی ممکن ہو) نماز ادا کرو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب صلاة المسافرين باب صلاة الخوف
۲- منتقى الاخبار، كتاب صلاة الخوف رقم الحديث ۱۷۰۳
۳- كتاب الصلاة باب ما جاء في صلاة الخوف

مسئلہ ۳۸۴ جنگ کی صورتحال کی پیش نظر نماز قضا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوْا دُوْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَ قَالَ آخَرُوْنَ لَا نُصَلِّيْ إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ إِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز رسول اللہ ﷺ غزوۂ احزاب سے واپس تشریف لائے تو اعلان فرمایا "ہر آدمی نماز عصر بنو قریظہ (کے محلہ میں) میں جا کر پڑھے۔ کچھ لوگوں نے نماز قضا ہونے کے ڈر سے راستہ میں ہی پڑھ لی مگر کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے خواہ نماز قضا ہی ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ نہ کہا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

✸

۱۔ کتاب الجهاد والسير باب المبادرة بالغزو تقديم اهم الامرين المتعارضين

صَلَاةُ الْكُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ

نمازِ کسوف یا خسوف کے مسائل

مسئلہ ۴۸۵ نمازِ کسُوف (چاند گرہن) یا خسُوف (سُورج گرہن) کے لئے اذان ہے نہ اقامت۔

مسئلہ ۴۸۶ نمازِ خسُوف یا کسُوف کے لئے لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو تو "اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ" کہنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا ((اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوْا وَ تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سُورج کو گرہن لگا' تو آپ ﷺ نے ایک منادی مقرر فرمایا' جس نے یوں آواز دی "نماز تیار ہے۔" چنانچہ لوگ جمع ہوگئے رسول اکرم ﷺ آگے' بڑھے تکبیر کہی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸۷ جس وقت سورج یا چاند گرہن لگے اُسی وقت دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۴۸۸ سورج یا چاند گرہن کی نماز میں دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں گرہن کے کم یا زیادہ وقت کے مطابق ایک یا دو یا تین رُکوع کئے

۱۔ کتاب المسافرین باب صلاۃ الکسوف

جاسکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ حَتَّى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا' تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا (یہ قیام بھی سورہ فاتحہ سے شروع ہوگا) پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہوگئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸۹ نمازِ خسوف یا خسوف میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوْفِ وَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرہن کی نماز پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹۰ نماز گرہن کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز گرہن سے فارغ ہوئے' تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی' جو اس کے لائق ہے پھر "اما بعد" کے الفاظ ادا فرمائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱– کتاب المسافرین باب صلاۃ الکسوف
۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۶۳
۳– ابواب الکسوف باب قول الامام فی خطبۃ الکسوف اما بعد

صَلَاةُ الْإِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کے مسائل

مسئلہ ۴۹۱ دو یا دو سے زائد مُباح کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو دُعائے استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بہتر کام کے لئے یکسوئی حاصل ہونے کی درخواست کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۴۹۲ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ مسنون دُعا مانگنی چاہیئے۔

مسئلہ ۴۹۳ اگر ایک مرتبہ فیصلہ کرنے میں یکسوئی حاصل نہ ہوتو یہ عمل بار بار دہرانا چاہیئے حتیٰ کہ یکسوئی حاصل ہوجائے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَ آجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَ آجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ وَ يُسَمِّيْ حَاجَتَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اسی طرح دُعائے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے "جب کوئی آدمی

(۱) مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ...

کسی کام کا ارادہ کرے' تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے "یا اللہ ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں یقیناً' تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا' تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کا جاننے والا ہے - یااللہ ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا میرے جلدی یا دیر والے معاملہ (یعنی دنیا یا آخرت) میں میرے لئے بہتری ہے تو اسے میرا مقدر بنادے۔ اس کا حصول میری لئے آسان فرمادے اور میرے لئے بابرکت بنا دے - اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے' یا آپ ﷺ نے فرمایا میرے جلدی یا دیر والے معاملہ (یعنی دنیا اور آخرت) میں میرے لئے نقصان ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور میری سوچ اس طرف پھیردے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنا دے اور مجھے اس پر مطمئن کردے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ (ھذا الامر کی جگہ) اپنی ضرورت کا نام لے -" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

صَلاَۃُ الضُّحٰی
نمازِ چاشت کے مسائل

مسئلہ ۴۹۴ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اسی جگہ نمازِ چاشت کا انتظار کرنے اور اس کی دو رکعت ادا کرنے کا ثواب ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَأَجْرِ حَجَّۃٍ وَ عُمْرَۃٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَامَّۃً ، تَامَّۃً . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا اور دو رکعت نماز ادا کی اسے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔" راوی نے کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا، پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا، پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ رَأٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلاَۃَ فِیْ غَیْرِ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : صَلاَۃُ الْأَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو کہا "کیا لوگوں کو علم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرا وقت (اس) نماز کے لئے افضل ہے، (اور یہ وہ وقت ہے جس کے بارے

۱۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۸۰
۲۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۶۸

میں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نمازِ اوّابین کا وقت تب ہی ہوتا ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اگر سورج طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ بعد یہ نوافل ادا کئے جائیں تو نماز اشراق کہلاتے ہیں اگر طلوع آفتاب سے تقریباً گھنٹہ بعد یہ نفل ادا کئے جائیں تو اسے نماز چاشت کہتے ہیں اور اگر طلوع آفتاب کے دوڑھائی گھنٹے بعد ادا کئے جائیں تو نماز اوابین کہلاتے ہیں' جسے جب وقت میسر آئے پڑھ لے۔

مسئلہ ۴۹۵ نمازِ چاشت کے لئے چار رکعت ادا کرنی افضل ہیں۔

مسئلہ ۴۹۶ نمازِ چاشت کی چار رکعت ادا کرنے والے کے دن بھر کے سارے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ ابْنَ آدَمَ إِرْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے آدم کے بیٹے ! دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت نماز ادا کر' میں تیرے سارے کاموں کے لئے کافی ہو جاؤں گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت نماز چاشت کے لئے کم سے کم دو رکعت' زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں لیکن چار رکعت پڑھنی افضل ہیں۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۳۹۵

صَـــلاةُ التَّــوْبَـــةِ

توبہ کی نماز

مسئلہ ۴۹۷ **کسی خاص گناہ کے سرزد ہونے پر یا عام گناہوں سے توبہ کرنے کی نیّت سے وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔**

عَنْ عَلِيٍّ اِنِّیْ كُنْتُ رَجُلاً إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِیَ اللهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ أَنْ يَّنْفَعَنِیْ بِهِ ، وَ إِذَا حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اِسْتَحْلَفْتُهُ ، فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ ، وَ إِنَّهُ حَدَّثَنِیْ أَبُوْبَكْرٍ ، وَ صَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ ، إِلاَّ غَفَرَ اللهُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ **وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ** .... إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (١)

(حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا(اس پر عمل کرتا تو اس سے) اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے فائدہ پہنچاتا اور جب میں کسی صحابیِ رسول سے کوئی حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا جب وہ قسم کھاتا (کہ واقعی یہ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے) تو میں اس پر ایمان لے آتا (اور عمل کرتا) یہ حدیث مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور انہوں نے بالکل سچ کہا ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں 'میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "کوئی آدمی

١- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٣٣٣

جب گناہ کرتا ہے پھر وضو کر کے (دو یا چار رکعت) نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور معاف فرما دیتا ہے۔" پھر رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "وہ لوگ جن سے کوئی فحش کام ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو انہیں فوراً اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکے' اور وہ لوگ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔" (سورۃ آل عمران' آیت نمبر ۱۳۵) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ وَالْمَسْجِدِ

تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کے مسائل

مسئلہ ۴۹۸ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۴۹۹ تحیۃ الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **لِبِلاَلٍ صَلاَةَ الْغَدَاةِ يَا بِلاَلُ ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلاَمِ مَنْفِعَةً فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ ؟** قَالَ بِلاَلٌ : مَا عَمِلْتُ عَمَلاً فِي الْإِسْلاَمِ أَرْجَى عِنْدِيْ مَنْفِعَةً مِنْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلاَ نَهَارٍ إِلاَّ صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "اے بلال ! سلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفلی عمل) ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں نے اس سے زیادہ امید افزاء عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۰ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا مستحب ہے۔

۱- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۱٦٨٢

عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو' تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٤١٤

سَجْدَةُ الشُّكْرِ
سجدہ شکر

مسئلہ ۵۰۱ کسی نعمت کے حاصل ہونے پر یا خوشی کے موقع پر سجدہ شکر ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)۔ (حسن)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گر پڑتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۲ دُرود شریف کا اجر و ثواب معلوم ہونے پر رسول اکرم ﷺ نے طویل سجدۂ شکر ادا کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلاً فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ : فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : مَالَكَ ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ: أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ بہت طویل سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ نے آپ کی روح نہ قبض کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا "کیا بات ہے؟" میں نے بات بتائی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا "اے محمد ! کیا میں آپ کو ایک بشارت نہ دوں؟ اللہ کریم فرماتا ہے، جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔" [illegible] ادا [illegible] احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ [illegible] ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱٤٤٠
۲۔ [illegible] الصلاۃ علی النبی للالبانی رقم الحدیث ۷

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ ۵۰۳ بیمار آدمی جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے ، پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَتْ بِي بَوَاسِيْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : **صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، میں بواسیر کا مریض تھا میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو ، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو ، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔" اسے احمد ، بخاری ، ابوداؤد ، نسائی ، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۴ نیند کا غلبہ ہو تو ، پہلے نیند پوری کرنی چاہئے پھر نماز پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : **إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَ هُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب کسی کو نماز میں اونگھ آنے لگے تو اسے پہلے نیند پوری کر لینی چاہئے۔ اس لئے جب تم حالت نماز میں اونگھتے ہو ، تو مغفرت مانگنے کی بجائے ممکن ہے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

۱ – مختصر بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۸۷

۲ – مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۸۶

مسئلہ ۵۰۵ عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۶ ایک ہی وقت کی فرض نماز' فرض کی نیت سے دو مرتبہ ادا کرنی جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : **لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِیْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ** ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ہی وقت کی فرض نماز' دو دفعہ نہ پڑھو۔ اسے احمد' ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۷ فرض ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کرنے کے لئے جگہ بدلنی چاہئے تاکہ فرض نماز اور سنت میں فرق ہو سکے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز ادا کرنے کے بعد) اپنی جگہ سے آگے' پیچھے یا دائیں بائیں ہو جائے۔" (یعنی دائیں یا بائیں ہو جانا چاہئے۔) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۸ نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کی نماز یا کوئی دوسرا معمول کا وظیفہ رہ گیا ہو' تو فجر اور ظہر کے درمیان ادا کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ

۱- كتاب مواقيت [illegible] النوم قبل العشاء
۲- [illegible] للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۵۴۱
۳- [illegible] سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۸۸۵

حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَ صَلاَةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرلیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰۹ پندرہ شعبان کی رات عبادت کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ (اہل دنیا پر) توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کو سوائے مشرک اور چغل خور کے بخش دیتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۶۵
۲- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۴۳

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

۱۔ کتاب التوحید
(اردو - انگریزی - سندھی - بنگالی)

۲۔ کتاب اتباع السنۃ
(اردو - انگریزی - سندھی - تلگو)

۳۔ کتاب الطہارۃ
(اردو - انگریزی - سندھی - تلگو)

۴۔ کتاب الصلاۃ
(اردو - سندھی - تلگو)

۵۔ کتاب الجنائز
(اردو - سندھی - تلگو)

۶۔ کتاب الصلاۃ علی النبی ﷺ
(اردو - سندھی)

۷۔ کتاب الدعاء
(اردو - سندھی)

۸۔ کتاب الزکاۃ
(اردو - انگریزی - سندھی)

۹۔ کتاب الصیام
(اردو - انگریزی - سندھی)

۱۰۔ کتاب الحج والعمرۃ
(اردو - سندھی)

۱۱۔ کتاب الجہاد
(اردو)

زیر طبع حصے

۱۔ کتاب التوحید
(ہندی - پشتو)

۲۔ کتاب اتباع السنۃ
(تلگو)

۳۔ کتاب الطہارۃ
(فرانسیسی)

۴۔ کتاب الصلاۃ
(انگریزی - ہندی)

۵۔ کتاب الحج والعمرہ
(انگریزی)

۶۔ کتاب النکاح والطلاق
(اردو)

HADITH PUBLICATIONS
URDU BAZAR LAHORE
TEL : 6313785